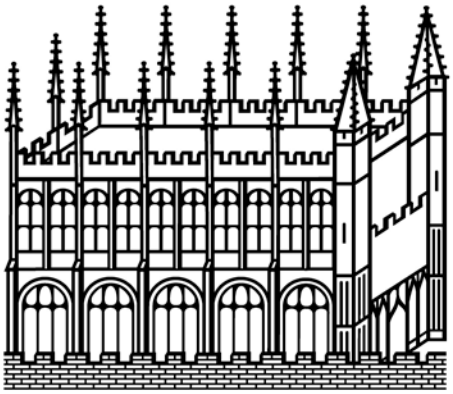


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



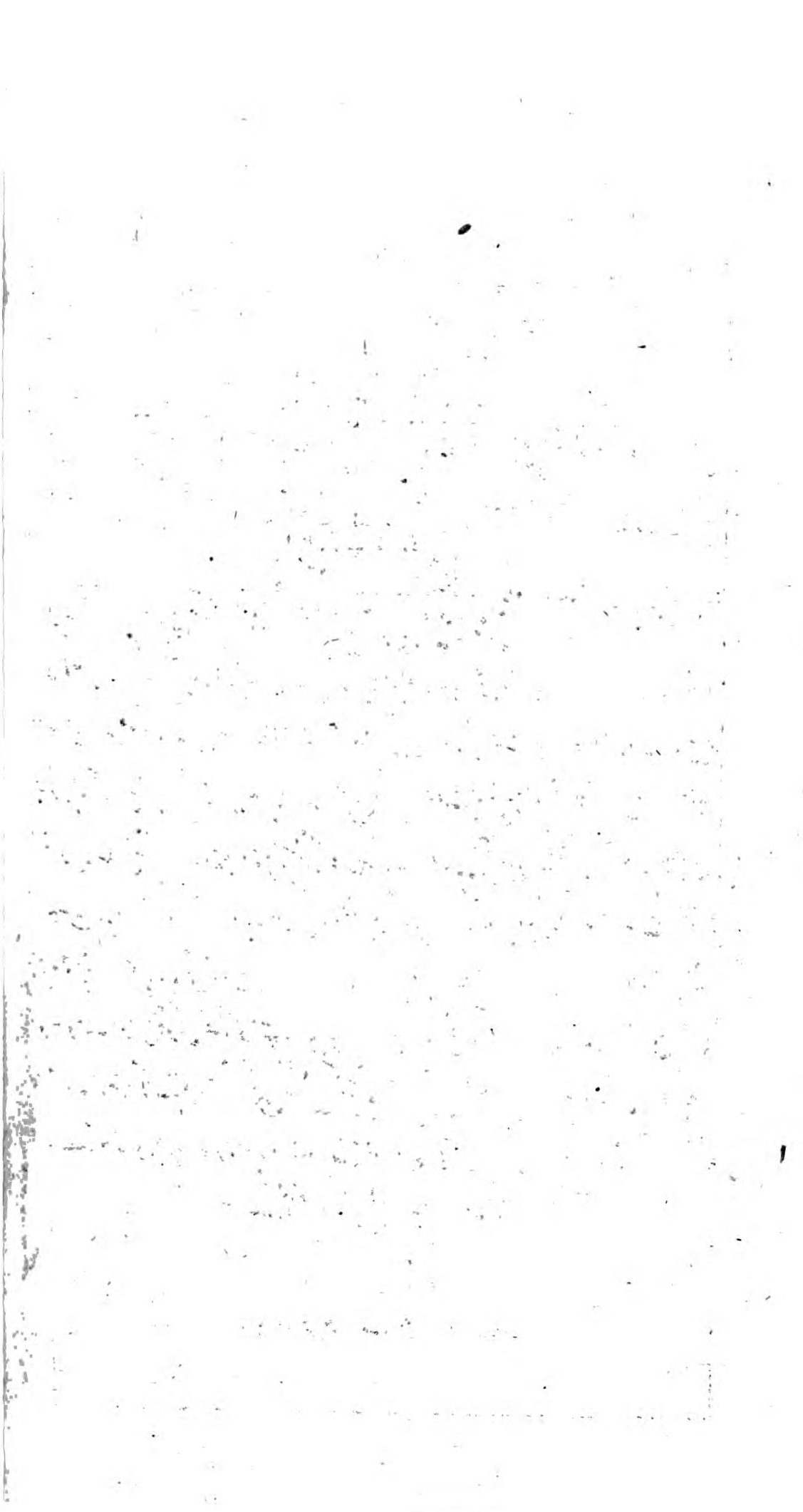
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.D.7.

16 D 7



یہ قائم تا زمین و آسمان ہی

قطعۂ تاریخ

مرتب ہو چکا دیوان جسدم — پئے تاریخ متفکر ہوا دل
اٹھارہ سو بیاسی عیسوی سن — تو لکھدے ہو گئی طی تیری منزل

خاتمۃ الطبع

شکر خدا کا کہ اندنون مین دیوان تازہ عنوان مسمی بہ دیوان بختاور جسکی ہر غزل لطف مضامین مین مانند کرشمہ شکربون کے شور انگیز ہی اور ہر رباعی حالت موزونی مین اعتدال و امتزاج اربع عناصر کی طرح لطافت خیز ہی مخمس تو پنجہ خورشید سے ہاتھ ملاتا ہی چوبولہ ناطقہ کا بول بند کر دیتا ہی - کنڈلی کا کیا کہنا اسمین اور ہی لطف ہی طبعزاد شاعر خوش مقال سخنگوے سنجیدہ خیال ماہر ہر زبان ہنر ور بختاور سنگھ صاحب متخلص بہ بختاور قوم مہاجن متوطن قدیم خطہ دل شاد قصبہ جلال آباد ضلع مظفر نگر وارد حال دیرہ دون حسب فرمایش بھولو پنساری کہ جنکی فرمایش سے چند کتابین جیسی کتھا ست نارائن اردو کہ وہ اسی شاعر موصوف خوش فکر کی تصنیفات سے ہی چھپی فی الحال یہ دیوان ندرت بیان مطبع نامی و مشہور نزدیک دور منشی نول کشور واقع بلدۂ لکھنو محلہ حضرت گنج متصل کتخانہ سرکاری مین بماہ نومبر سنہ ۱۸۸۳ع مطابق ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ ہجری موافق سمبت ۱۹۴۰ حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

INDIAN INSTITUTE

غزل آخری

جہان فانی مین اک قصہ عیان ہی — ہوا ظاہر جہان مین یہ نشان ہی
جلال آباد اُس قصبے کا ہی نام — ضلع لگتا مظفر نگر وان ہی
عزیزو پرگنہ ہی شاملی کا — مین جس قصبہ کا یہ چھیڑا بیان ہی
ہی تھانہ اُس جگہ بھون کا — وہ قصبہ کیا ہی گویا گلستان ہی
وہان پیدا ہوا مین لیک یارو — سنبھالے ہوش دیرے کے میان ہی
یہ دیرہ ہی عجائب شہر و بسپ — بزرگونکی مرے جسمین وکان ہی
اِسی باعث ہون مین رہتا یہان پر — کہ یان دوکان ہی اور وان مکان ہی
اگروالا مہاجن قوم کا ہون — یہ پنساری کا پیشہ جاودان ہی
نہ ہی دشمن کوئی دنیا مین میرا — ہر اِک انسان مجھپر مہربان ہی
ہی تھا سنگھ مرا اُستاد کامل — جو اِس عالم مین فخرِ شاعران ہی
عنایت اُسکی ہی ہر دم نہایت — نہایت مہربان ہی مہربان ہی
اگر اُسکا کرون مین وصف ظاہر — تو ایسی بس مجھے طاقت کہان ہی
کہان تھی طاقت تصنیف دیوان — اُسی نے طبع کی میری دوان ہی
ہوئی تاثیر فیض اُسکے کی جو کچھ — کشادہ ہو گئی میری زبان ہی
یہی ہی عرض اب شعر اسے میری — چھپاوین نقص کچھ اسمین جہان ہی
کہ ہی یہ عیب پوشی کار نیکان — سدا پردہ دری کار بدان ہی
دعا مانگون مین مختار یہ اُس سے — کیا جسنے مجھے کچھ علم دان ہی

تمہ دیوان گم دنیا سے میرا

جاپ کرت جاکا سکل جگ چیتن جن بھوپ
واپنچل چیت ہرن کا ہو برنن کہا روپ

ہو برنن کہا روپ اور سو بجھاوا کی
ہی گھٹ گھٹ پرکاش جگت جگ مین جاکی
جو سنج کرا گیان دھیان تج گھٹ لاوے
بختاور آدھین کہت سنکھ پاوے

چوبولا اردو

یا کریم برحق صمد یا عزیز و غفار
ہاتھ باندھ سجدہ کرون تجکو لیل و نہار

لیل و نہار کرون ذکر مین تیرا
تو مولا ہی پاک ذات والی میرا
مین عاجز پر عیب گنہگار مدامی
بختاور ہی نام رہون بیچ غلامی

چوبولا اردو

لاساقی وہ مے ابھی کرکے تو الطاف
پینے سے جسکے میرا ہو میلا دل صاف

ہو میلا دل صاف جسے پیکر پیارا
تو بھر دے وہ جام نوش کرون سارا
جب پیکر وہ جام نشہ آنکھون چھاوے
بختاور تب لطف سبھی حاصل پاوے

چوبولا اردو

ہی یار واس یار کی شکل مجھے مطلوب
وہ جانان نہین ایک کا ہی سب کا محبوب

ہی سب کا محبوب دلی یار حقیقی
ہو اسکا کب وصف بیان اور لکیقی
ہی ایسا وہ یار وفادار کہایا
بختاور جس یار سوا اور نہ پایا

جو تج مکھ ہو چتر اور کو مورکھ ٹھانے | بختاور سنگھ کہے گنی مت اُسکو جانے

کنڈلی

سجن تج گن نرکھ کے کرین نہ کنجیت مان | نج اوسمان گائن کرین سو سجن مت جان
سو سجن مت جان مان جو گن کار گہین | تجکر ست ست بچن جیبھا سے بھاگین
کرے نہ جو جن مان رہے جیبھا کا سورا | بختاور سنگھ کہے جان لے سجن پورا

کنڈلی

کر دیکھو جگ مین کوئی بھاوین کتنا وان | بنا گیان مکتی نہین کرتے بید بکھان
کرتے بید بکھان گیان بن مکت نہ ہوئی | پاوے کیوں مکت گیان کھوجے جن جوئی
بختاور سنگھ کہے بات یہ بید بکھانی | کرے دان نسکام سوئی ہی پورن دانی

کنڈلی

پنڈت کہے پران مین قاضی ہیچ قران | بید کہے اُس برہم کو گھٹ گھٹ بیاپک جان
گھٹ گھٹ بیاپک جان نہین کاہو سے نیارا | آوے وا کو درشٹ گیان جن گہٹ مین دھارا
جو پانا ہی برہم گیان دھار و من ماہین | بختاور سنگھ کہے گیان بن سوجھت ناہین

چوبولا بھاشا

لنمبو در لگکرن کا دھر کرمن مین دھیان
سمرون واجگدیس کو ہین جاکے یہ پران

ہین جاکے یہ پران اور سگری کایا | مین وا کو کر یاد اُوسیں نوایا
پھر سب کی ہو سرن واسی اُوگن ہارا | بختاور سنگھ کہت چھمان کر یو سیارا

چوبولا بھاشا

کنڈلی

دھن دارا اور دھرتری کا ہو ساتھ نجائین | اِن تینون پر مور کھا پر تھا سیس کٹائین
پر تھا سیس کٹائین سمجھ نہین انکو آتی | تجین امتھیا پر دن نہین کا ہو سنگ جاتی
بختاور سنگھ کہے جوڑ کر دھن کیا لیگا | آن گہے جب کال چھوڑ تب سب کو دیگا

کنڈلی

چتر پرس کو کو چاہے راکھے سب سے میل | بیر برودھ کو تیاگ کرے سدا رس کھیل
کرے سدا رس کھیل تجے سب بیر برودھا | راکھے سب سے میل تیاگ کرے ارتجے کرودھا
بختاور سنگھ کہے سوجش پاوے وہی پرانی | تجکر بچن کٹھور کہے مکھ میٹھی بانی

کنڈلی

پیر آدھین مور کھ ٹھنے چاتر اور پربین | سُپنہ سکھ پاوے نہین ہو کر پر آدھین
ہو کر پر آدھین سُپن کو سکھ نہین پاوے | دن بھر سنکٹ سہے رین چنتا مین جاوے
بختاور سنگھ کہے رام جو ہوے سہائی | کرے نہ پر آدھین کسی کو جگ مین بھائی

کنڈلی

پیتر پیڑ باکی کہے بید کہے بیمار | پنڈت پوچھو یون کہے ہوا گرہ انسوار
ہوا گرہ انسوار دان پنڈت بتلاوے | سادھ سنت یون کہین بھجن بن سکھ نہین پاوے
سیانا چیٹھ کرین آن سو سو چترائی | بختاور سنگھ کہے کال کی نہین دوائی

کنڈلی

بھرا گھر اچھلکت نہین چھلکت اوچھا جان | گنی پرس گربت نہین گربت ہرا گیان
گربت ہرا گیان گنی جن گربت ناہین | نرگن چڑھتا سیس گنی چرنون کے ماہین

کستو مرگ مین بسے مرگ کھو جت بن ماہنھ | انتر ٹاٹی کپٹ کی تا سے سوجھت ناہنھ
تا سے سوجھت ناہنھ لگی کپٹن کی ٹاٹی | یا بدھ پھر نا مرگ کھو د تا ہین مین ماٹی
بختاور سنگھ کہے کپٹ جو راکھے ناہین | کیون کھوجے بن بیچ ملے نیج ناہی مین

کنڈلی

سینیے امرت نیر سے جو ایندد ن رات | بیت نہین تو بھی پہلے مانو سانچی بات
مانو سانچی بات یہی گت سٹھ کی ہوئی | سیکھ نہ مانے ایک لاکھ کہہ دیکھو کوئی
بختاور سنگھ کہے جونک پتھر نہین لاگے | بھا دین یا کو کھانڈ آنبہ ترشی نہین تیاگے

کنڈلی

کرمون کرکے ہوت ہی پرالبدھ اور گیان | بن کرمون کچھ ہی نہین کرتے بد بکھان
کرتے بد بکھان نا کرمون کچھ ناہین | کرمون کے انسوار دیدھارے جگ ماہین
بختاور سنگھ کہے کرم گت کون مٹاوے | جیسی کرنی کرے منش تیسی ہی پاوے

کنڈلی

دھن جوبن دیجے سبھی کیجے اتنی بات | چت اپنا مت دیجیئے بھول پرائے ہات
بھول پرائے ہاتھ چت مت دیجے میتا | جو دیتا ہی چت نہین رہتا وہ جیتا
بختاور سنگھ کہے نام ایشر کا جپنا | چت مت دیجے بھول میت کا ہو کر دپنا

کنڈلی

گنیون کا آر پدیس ہی آتا دھن لے روک | جانے کا کرنا نہین من من کیجت شوک
من مین کیجت شوک نہین جانے کا کرنا | جو نر دھن ہو جائے کسی کا دھن نہین ہرنا
بختاور سنگھ کہے میت سن بات ہمین کی | کیجے سوچ بچار انت اپنے ہی من کی

رام بھجن نستارا ہی رے ہر کی جوت پارا ہی رے

ہر بھج ہر دم کہے بختاور جھوٹا سب سنسارا ہی رے | جیون جگ مین سُکھن بنا ہی کس پر رام بسارا ہی رے

رام بھجن نستارا ہی رے ہر کی جوت پارا ہی رے
جوت آپارا جگ نستارا جسکا سب بستارا ہی رے

بھجن

کیون پھرتا رے من مرگ ڈھونڈھتا کستوری بن مین

ہی جس ٹھور درشٹ نہین آئی | بر تھا بنا پھرے سودائی

نہین کہین وہ بن مین بھائی ہی تیرے بن مین
کیون پھرتا رے من مرگ ڈھونڈھتا کستوری بن مین

کرتا سیر پھرے بن بن کی | خبر نہین رکھتا نج تن کی

چار کھونٹ جون دامن گھن کی پھیرتی ہی گھن مین
کیون پھرتا رے من مرگ ڈھونڈھتا کستوری بن مین

ہو کر مست مہک کا مارا | ہوا پھرے بن مین متوارا

کس بدھ ملے تجھے وہ پیارا اس مورکھ بن مین
کیون پھرتا رے من مرگ ڈھونڈھتا کستوری بن مین

انکھیان کھول چیت من بیرا | نج اگیان دیکھ دھر دھیرا

بختاور کہے بیچ سریرا پاجاوے جیھن مین
کیون پھرتا رے من مرگ ڈھونڈھتا کستوری بن مین

کنڈلی

بھجے رے من رام نام پورن ہون سکل کام
جھوٹا سنسار سبھی سچا مت جان کبھی
ہیگا ہر بار وہی کرتا سب کار وہی
ہر دے رکھ دھار ہی چوکے مت ایک گھڑی

پاوے بیکنٹھ دھام دیر کیون لگائی ہی
سچا تو نام ایک رگھبر رگھورائی ہی
اُسبن نہین پاکوئی منتر اور بھائی ہی
بختاور سنگ کیون تری رام بن سہائی ہی

بھجن

رام نام کا سمرن کر نر بھیر سما نہین پاویگا رے
رو ویگا پچتا ویگا رے پھر کچھ بن نہین آویگا رے
جو تو ہر کا نام رٹیگا پھیر جنم نہین پاویگا رے
بختاور آدھین کہت ہی جو تو ہر گن گاویگا رے

کال ٹلا ملنے کا ناہین رو ویگا پچتا ویگا رے
جب لٹکیگا گھور نرک مین تب کچھ بس نہ چلیگا رے
جنم مرن جھوٹے سب تیرا بھوسا گر تر جاویگا رے
پاپ دور ہون تن سے تیرے انت سرگ مین جاویگا رے

رام نام کا سمرن کر نر بھیر سما نہین پاویگا رے
کال ٹلا ملنے کا ناہین رو ویگا پچتا ویگا رے

بھجن

رام بھجن نستارا ہی رے ہر کی جوت یارا ہی رے
جگ سب بستارا ہی رے سو ہر نام پیارا ہی رے
رام بھجن نستارا ہی رے ہر کی جوت یارا ہی رے
نا تا رشتہ اور برادر یہ سب دھند پسارا ہی رے

جوت یارا جگ نستارا جسکا سب بستارا ہی رے
یہ ماٹی کی دیہ بنی ہی کیا اسکا تیارا ہی رے
جیون جگ مین ایسا جانو جون پنک مین پارا ہی رے

ہو کر کے دھن وان سے کیون دل کستا ہی | جو ہین بھوکھے کنگال دیکھ انکو کیون ہنستا ہی
تو کر لے رے من یاد اُسے جو تجھ مین بستا ہی

بختاور کے کہنا مان کیون جگ مین مستا ہی | رکھدیا دھرم سے کام یہی مکتی کا رستا ہی
تو کر لے رے من یاد اُسے جو تجھ مین بستا ہی

راگنی کرشن جنم کی

سری کرشن بھئے اوتار جگت دُکھ بھنجن کو بھائی

دھن دھن بھادون ماس اشٹمی کرشن پکھ آئی | دھن دیوکی کوکھ جگت پتی جن پدنی پائی
سری کرشن بھئے اوتار جگت دُکھ بھنجن کو بھائی

بیتی آدھی رات جبھی جنمے ہری جدورائی | سنکھ چکر گدا پدم بنی چھب جن من سکھدائی
سری کرشن بھئے اوتار جگت دُکھ بھنجن کو بھائی

چار بھجا تن پیتامبر اوبھت شو بھا چھائی | کانون کنڈل سجنی مرلیا ہی مکھ سے لائی
سری کرشن بھئے اوتار جگت دُکھ بھنجن کو بھائی

جنمے متھرا بیچ پڑی گوکل مین جا بدھائی | کر کے جے جے کار اندر نے نوبت بجوائی
سری کرشن بھئے اوتار جگت دُکھ بھنجن کو بھائی

ہو کر کے آنند مگن بھی یون گر جائی | کر کے منگل چار نشب کی برکھا برسائی
سری کرشن بھئے اوتار جگت دُکھ بھنجن کو بھائی

اُسر ہوئے مت ہین آرتی منیون نے گائی | بختاور کیا کہے کچھو چھب بنی نا جائی
سری کرشن بھئے اوتار جگت دُکھ بھنجن کو بھائی

کبت

کسطور ملے پیا بختاور | پردہ ہی دوئی کا یہ بیچ کیا

جسد ن سے گیا موہے چھاڑ پیا
غم کھایا جگر کا خون پیا

ٹھمری

کہان گیا کہان گیا یار ری میرا

ڈھونڈھ پھری کہین کھوج نہ پایا | دل تڑپت ہر بار ری میرا

کہان گیا کہان گیا یار ری میرا

کیا ری کروں کس سے کہون سجنی | کون سنے ہو پکار ری میرا

کہان گیا کہان گیا یار ری میرا

جنگل شہر سکل مین ڈھونڈھا | ہی نہ ملا دلدار ری میرا

کہان گیا کہان گیا یار ری میرا

دل مین رہت درشٹ نہین آوت | بختاور غمخوار ری میرا

کہان گیا کہان گیا یار ری میرا

راگنی

تو کرلے رے من یاد اسے جو تجھ مین بستا ہی

نینن لگین تمرے کچھ دام پڑے یہ سود استا ہی | کیون جان بوجھکر یار جیون کے پھندے پھنستا ہی

تو کرلے رے من یاد اسے جو تجھ مین بستا ہی

جب پیدا ہوا جگت مین چھن چھن گھستا ہی | مت کر کایا کا مان کال اب آگر ڈستا ہی

تو کرلے رے من یاد اسے جو تجھ مین بستا ہی

کاسے کھیلون مین پی بن ہوری

جو ملتا مم پیو پیارا کر رنگ کیسر گو ری | تن گلال بھرن پچکاری پتی پی کو بھجوری

ملو نہین ابتک سو ری
کاسے کھیلون مین پی بن ہوری

کیا ے کرون کت جاؤن ری سجنی بنہ دکھلاوے کیوری | سجنا ورسنکھ نار پیا بن مرنا ٹھان لیوی

مرے بن ناہ سو ری
کاسے کھیلون مین پی بن ہوری

ٹھمری

جسدن سے گیا موہے چھاڑ پیا
غم کھایا جگر کا خون پیا

بن پیو ملے موہے چین نہین | مچھلی کی طرح تڑپے ہی جیا

جسدن سے گیا موہے چھاڑ پیا
غم کھایا جگر کا خون پیا

کہن جائے چھپا ایسا وہ سجن | نہین کھوج ملا سارے ڈھونڈھ لیا

جسدن سے گیا موہے چھاڑ پیا
غم کھایا جگر کا خون پیا

کہتی ہی عقل دل بیچ ہی وہ | پر دل مین بھی ہی دکھائی دیا

جسدن سے گیا موہے چھاڑ پیا
غم کھایا جگر کا خون پیا

چوک چہار دہم

ہین ریشم کا کار بیچ رانگھڑ والے کے تبلاتے
اور چاہے کے باغ ہین چار طرف لطرون آتے

ہو کر آلو پہاڑ اوپر ہر اک دساور کو جاتے
اور ہین کیلہ کہ جنکی پھلی لوگ تحفہ لاتے

نتھا سنگھ اوستاد زمانہ انت گرو کہلاتے
ہر اک سال مین رہے شش ماہ وہان سین گاتے

بختاور سنگھ کہے کہ دیگر شہر نہین ویسا پرشان
سنو ہمدمو اسکا مین حد وار بہ کرون بیان

ہولی

سنو سب ساجھن موری
کاسے کھیلون مین پی بن ہوری

پیو پیارا کھیلن ہارا چھاڑ بدیس گیو ری
جب سے گیا میری سدھ نہین لینی جا کر بیٹھا موری

سکھی اب کیون نا کھوری
کاسے کھیلون مین پی بن ہوری

ناجانون کس دیس سدھارا کنتھ جدا موسے ہوری
جنگل شہر سکل مین ڈھونڈھا تو بھی نہ کھوج ملوری

ایسو نہین جائے چھپوری
کاسے کھیلون مین پی بن ہوری

بچا گن ماس لگا سکھی جیسے رو رو یاد کروری
رات دنا کے دن کرن مین بیٹھے انکھیان کھوری

پتہ نہین تو بھی لگوری
کاسے کھیلون مین پی بن ہوری

دل مین بہت درشنے نہین آوت کر من ما پروری
دس دس ڈھونڈھ پھری نہین پایا جوبن بیت بسوری

نہ سکھ آن ہنسوری

سنو ہمد مو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک یازدہم

نزد دھرم پور گانون اسطبل لاٹ بہادر ہی اعلی
اور چھاونی منصوری پر کھلا ہی گلشن گل لالا
صاحبان انگریز بہادر آن آن درجہ بالا

رہے ہی جسمین ایک سے ایک سب پختہ عمارت والا
کہین پہ کوٹھی کہین پر جمین کہین بنگلہ ڈالا
رہے ہین موسم گرم مین دیکھ روان ٹھنڈ نالا

اور پہاڑی لوگ بیچتے چوب کرین نوکری چھپان
سنو ہمد مو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک دوازدہم

ہینگی ۲ دو تحصیل ایک کالسی ایک تحصیل حضور
تھانہ سہنس پور ۱۲ میل ہی بارہ غروب کی جانب ماور
سات میل پر تھانہ راجپور نہین ہی اس سے یازدہ دور

تین ۳ ہین تھانے ضلع مذکور مین معروف مشہور
منصوری ہی جانب شمال پندرہ ۱۵ میل ضرور
اور چوکیان بنی ہین بہت نہین جنکا مذکور

ہی چوکی آسار وڑی برڈاٹ اور کالی استھان
سنو ہمد مو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک سیزدہم

اور کہون کیا حال ہمد مو ہوتے میلے چار ہان
دیگر میلہ مہادیو ٹیکہ موضع گڈھی جہان
چوتھا میلہ چندر بنی کا رہتا جسمین آب روان

گور و رام رائے کہ جنکا اول میلہ ہوا بیان
تیسرا میلہ ہی گنگا رشی کیس کا خوب عیان
کرین جو اُسمین جائے آشنان ہون اُنکے پاپ بیان

کیا جتپ شیون نے وہان پر ہوتے طوطا خوش الحان
سنو ہمد مو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

شاخ دوسری گانوں کرسپور اور عجب پور جانب جان
سنو ہمدمو اسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک ششم

نہر چہارم نام رائے پور جو کہ سونگ سے آتی ہی
نکل کے گولر گھاٹ کو آتی چکر کھاتی ہی
گھوم رائے پور گانوں کو چک سیتلون والا لہراتی ہی
دو شاخین ہون وہان پر نام کول کہلاتی ہی
شاخ اولا جوگی والا نمبر آٹھون جاتی ہی
شاخ دوسری میان والے کو نکل سماتی ہی

اسی طرح سے نکل گئی ہی گانوں اور سب جنگل چھان
سنو ہمدمو اسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک نہم

نہر پانچوین نام ہی جاکھن جو کہ بست پور سے آتی
اسی نہر کی بھوگپور ان شاخ دو ہو جاتی
شاخ اولا کہین اسے جو شاخ بھوگپور کو جاتی
شاخ دوسری گئی برگکوٹ بیچ چکر کھاتی
رہے ہین دو چھاونی ضلع مین جو کہ ہر اک کے من بھاتی
گورکھا پلٹن متصل نوے گانوں راحت پاتی

رسالہ باری گارڈ دسی قابل دید سجیلے رہین جوان
سنو ہمدمو اسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک دہم

چیت بدی پنچمی گورو بھرے خوب میلہ پیارہ
چڑھتا چھنڈا نیا ہر سال باجتے نقارہ
چڑھا چڑھا پرشاد اور زر کہتے پنجابی سارہ
دیکر درشن گوروجی اپنے ہمکو نستارہ
اور دون کے لوگ لوگائی آتے ہین لگ کے لارہ
پہنکے ابرن کرین ہین سیر سبھی نیارا پیارہ

رہے ہی تو دس روز وہ میلہ ہر ایا رلیجو سج مان

ہمالیہ سے سونگ سمے رناٹونس نون نیمی ساری | پیڑی علاوہ سونگ اسن مین آن نیاری نیاری

رل آسن مین راج گھاٹ کے تلے گری جمنا مین آن
سنو ہمدمو اسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک پنجم

اور بہت سی ندی مثل بندال سینا برساتی | رہے ہین سوکھی سدا موسم بہار مین لہراتی
ہین کل نہرین پانچ دون مین نہر یہ اول کہلاتی | جمنا جی سے نکل کر جو کہ کٹے پتھر جاتی
انبارڑی کو نکل بلاقی والے کے سر پر آتی | چلی وہان سے ہو کے دو شاخ خوب چکر کھاتی

شاخ اولا غروب جانب ہو اہیڑ دھکرانی جان
سنو ہمدمو اسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک ششم

دیگر شاخ بلاقی والے پر تھی پور طاہر پور یار | گرنٹ ہفتون گھوم کر گئی طرف جنگل اکبار
نہر بنجے پور چلی دوسری نکل ٹونس سے سیدھی دھار | چیڑ اکرا گڈھی مین ان ہوئی دو شاخ شمار
شاخ اولا کر کولا گر گوپی والے بنج بہار | ملھاوالے اور باجاوالے کو گئی سنوار

میٹھی بھیڑی رانگھڑ الاسینڈت والسی ہوئی ان
سنو ہمدمو اسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک ہفتم

شاخ دوسری جمنور کانوی کھیت بنجر پور رہو کے | گئی سیولہ ماجرا بنج ہر اک کے دکھ دھو کے
نہر راجپور چلی تیسری ندی رسینا کو کھو کے | گانو کشن پور اور جا کھن کو راستہ ٹھو ٹھو کے
دلارام بازار مین اگر چلی ہین دو شاخین ہو کے | شاخ اولا شہر مین جسے خلق پیتی دھو کے

بسا ہی ہر سر کوہ اسقدر جیسے خطہ یونانی — صفت کردن کیا ہو اکی اور مصفا ہی پانی
رہے ہی اسکے بیچ ہمیشہ بہار صورت بستانی — نہین ہی گرمی وہان پر بہت ہی جاڑا برفانی
وہی لایت چار کھونٹ مین انگریزونکی ہن جانی — بنا ہی جسکے بیچ مین گورہ دوارہ لاثانی

کرے ہمیشہ عیش رہے جو کوئی آن اُس مین انسان
سنو ہمدم ہو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک دوم

حد شمال مین کوہ ہمالیہ اور ریاست ہی گڈھوال — سکلا ناہی گانون جاگیر بسے جو نسار کمال
حد جنوب مین کوہ شوالک پار سہارنپور رشحال — علاوہ اسکے اور بھی بہت شہر ہین بلا سنبھال
حد شرقی دریاے گنگ ہردوار بھرے میلا ہر سال — پار ہی جسکے ضلع بجنور نجیب آباد بحال

حد غربی دریاے جمن ہی پار ملک سرمور نہان
سنو ہمدم ہو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک سوم

بسا ہی وہ شہر دیرہ دون بہت عمدہ بھائی — پیدایش ہی جہان کی چاے بڑی تحفہ پائی
میل پچاون حد مشرق سے حد مغرب ہی طولائی — میل ہی اکیس جنوب اور شمال جسکی چوڑائی
دیہ چھوڑو ہان گورونے اسکو دیا ہی ڈیرہ ٹھہرائی — درونا چارج کیا تب آن دون یون کہلائی
روان ہین نو دریا دون شرقی غربی دونکے میان — سنو ہمدم ہو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک چہارم

گنگا جمنا سونگ سوہن نو نندی بھاری — نیمی سورنالون کا کہین ہین سب پانی کھاری
ہوا ہی جنمن خاص سو سو ہدھ سہاوے جاری — ملکر آگے سونگ سے پڑا گنگ مین اکباری

چلا جبکہ واپس مکان تب یہ خیال دل مین آیا | لے چل تھور اطعام اُس جو ہی وان بُھلایا

شعر

یہ سمجھکر بات دل مین اپنے وہ تدبیر دان | لے کچوری شیرنی جلدی ہوا وان سے روان
آکے واپس اُس مکان مین تجاوہ تقدیری جہان | یہ لگا کہنے کہ ہی اب کہ تیری قسمت کہان

لے مری تدبیر سے کھالے کیون ناحق مرا جیتا
لکھا ہی جو کچھ مقدر بیچ وہی ہو کر رہتا

چوک چہارم

سنکر اتنی بات اُسی دم لیکر وہ کھانا کھایا | پاکر سیری شکر تقدیر کا وہ لب پر لایا
کہا دیکھ تقدیر کی خوبی جھوٹ نہین مین بتلایا | بزور قسمت میری خاطر بھی تو ہی لیکر آیا

شعر

مقدر جانکر اعلی مین ہون اُسپر یقین لایا | جسے تدبیر کہتے ہو یہ ہی تقدیر کا سایا
نہین تدبیر سے یار و کسی بندے نے سکھ پایا | مقدم جان قسمت کو یہ تھا سنگھ نے فرمایا

بختاور سنگھ کہے سرن کاتب قسمت کیون نہین کہتا
لکھا ہی جو کچھ مقدر بیچ وہی ہو کر رہتا

خیال خرافیہ دیرہ دون کا
تیاک

عجب بسا ہی شہر دیرہ دون جہان پر ہی دوکان
سنو ہمدمو اُسکا مین حدود اربعہ کرون بیان

چوک اول

لکھا ہی جو کچھ مقدر بیچ وہی ہو کر رہتا

چوک اول

بحث ہوئی تقدیر اور تدبیر کی دو شخصون کے بیچ
تمھین سناؤن سنی جسطور حکایت مین جو دکھان
ایک شخص تقدیر کا شاکر کرنے لگا یہ صفت بیان
جو کچھ ہوتا جہان مین ہوتا ہی قسمت سے جان

شعر

سنکے یہ تدبیر والا بس وہین کہنے لگا
بے کیے تدبیر دنیا مین نصیبہ کب جگا
جو کوئی تدبیر کے رس مین بشر یان ہر یگا
وہ نہین تقدیر کے شاکر جو ہین اُنکا سگا

اتنی سن وہ قسمت والا کہن لگا یہ کیا کہتا
لکھا ہی جو کچھ مقدر بیچ وہی ہو کر رہتا

چوک دوم

پھر بولا تدبیر کنندہ اگر تو ہی قسمت پر یار
چلو کسی جا مکان مین بیٹھ رہین دونون اکبار
کرین نہ کوئی کار وہان پر پڑے رہین صورت بیکار
دیکھین کہان سے کرے تقدیر تری کھانا تیار

شعر

اسقدر کہکے تصور دل مین وہ دونون جوان
جاکے اندر بیٹھے دونون دیکھ اک خالی مکان
وقت کھانے کا ہوا جسوقت دونون کو وہان
تب اُٹھا تدبیر والا کرکے یہ دل سے بیان

چل رے دل لاوین طعام کیون بھوکھ کے دکھ کو سہتا
لکھا ہی جو کچھ مقدر بیچ وہی ہو کر رہتا

چوک سوم

نکل مکان سے چلا وہ نادان دیر نہ اکدم کی لایا
حلوائی کی دکان سے خرید کر کھانا کھایا

دیدار بدہ تا روم بعرش بالا

چوک دوم

ہر دو یاشدن شیو پنچ بدن تر یواری
برسر خاد مان دست عنایت داری
جن شنسہ موچن شوک ہرن ہتکاری
وصفت چہ کنم از زبان زبانم عاری
تن بہشم براجت سندر روپ بشالا
دیدار بدہ تا روم بعرش بالا

چوک سوم

بھئے ہرن سکل شبہہ کرن رئت جگ سارا
می پرستند ہر شاہ و گدا شہارا
تر بھون نایک سکھ دایک اگم ایارا
گویم صفت این نیست زبان ایارا
بس کنٹھ بست گل بھونگ سے ہت کالا
دیدار بدہ تا روم بعرش بالا

چوک چہارم

دکھ بھنجن الکھ نرنجن ہر سروامی
در عشق شما نتھا سنگھ گشتہ نامی
آنند کند یاسندھ ہر کھن گامی
بختاور سنگھ باشد در ذکر مدامی
سکھ کرن دوسہ دکھ ہرن کرن تریالا
دیدار بدہ تا روم بعرش بالا

خیال بحث تقدیر و تدبیر کا

ٹیک

کر ناحق تدبیر یار کیون ہی بحر غم مین بہتا

بے برحق ہی جو دلبر خاص پکڑ اُسکا پایا

چوک پنجم

گاف گنہ ہو معاف یاد جو عشق مین اُسکے جم جاوے
لام لطافت عشق کی اُسی کو بس حاصل آوے
میم مزہ نہین چاہ خام مین کیون گر کر غوطہ کھاوے
نون ناگہان گنوا وے جان نہ کچھ حاصل پاوے

واہ وہم کر دور مثل منصور تجھے مین سمجھایا
بے برحق ہی جو دلبر خاص پکڑ اُسکا پایا

چوک ششم

ہے ہر دم کرپا داسی کی جلوہ جسکا زمانے مین
لام الف لاشبہ ہی اپنے اور بیگانے مین
یے یہ مت کر وہم کہ ہی وہ کوہ اور ویرانے مین
نتھا سنگھ کہین چھپا ہی دلکے ہی کاشانے مین

بختاور سنگھ کہے کہ اُسکی جہان مین ہی ساری مایا
بے برحق ہی جو دلبر خاص پکڑ اُسکا پایا

خیال بھاشا و فارسی

ٹیک

شیو اومان رمن کرو ناندھ دین دیالا
دیدار بدھ تا روم بعرش بالا

چوک اول

گنگا دھر گیرجا دیس ایش شمسی سیکھر
صاحب شعور پرنور چون ماہ انور
شبھو اناسی بسوہ یتی شیو ہر ہر
مالک جہان و مکان حقیقی دلبر

تیر نیتر شبھگ سر جٹا گلے رنڈ مالا

چوک اول

قے تعریف کرے ہی جسکی یہ وہ دلبر یاکہان ہی یار
قے ثابت ہی وہ دلبر خاص جو ہی ملنا دشوار

جیم جائیگا چلایہ ظالم رہے وہی قائم ہر بار
حے حاصل ہوا سی سے پیار یہ ناحق ڈالے مار

حے خراب یہ کرے دمبدم عشق تجھے جسکا بھایا
بے برحق ہی جو دلبر خاص پکڑ اُسکا پایا

چوک دوم

دال دین ہو خراب اِس سے اور اُس سے سب بنا ہے
ذال ذکر سے درد سر اِس ظالم کے گھنا رہے

رے راحت نہین ملے کسی دم ہر دم غم مین سنا ہے
زے زیادہ ہو دمبدم رنج والم جو گنا رہے

سین سمجھکر دیکھ دیوانے کیون ناحق یہ غم کھایا
بے برحق ہی جو دلبر خاص پکڑ اُسکا پایا

چوک سوم

شین شرارت بھری تو نہین رنگت انکی فانی ہی
صاد صفت جو تو انکی کرے تیری نادانی ہی

ضاد ضمانت کرین شاستر کہین کہ وہ لاثانی ہی
طو طالب ہو اسی کا کیون کھوتا زندگانی ہی

ظو ظالم ہی عشق تو نکا کیون اسمین تو بھرمایا
بے برحق ہی جو دلبر خاص پکڑ اُسکا پایا

چوک چہارم

عین عیب ہی یہی تو ون کے عشق مین بت ہونا ہووے
غین غضب مین پڑے اور جان و مال کھونا ہووے

فے فاقے سے رہے ہمیشہ کانٹون پر سونا ہووے
قاف قناعت نہو بس انکون منھ دھونا ہووے

کاف کام نہین خوب تو نکا عشق اگر تجھکو بھایا

عجب غلطان ہین ہو جان تیرے ہجر کے مارے
کرم کرکے تو آپیارے دیا مجھکو ہی بلوارے

شعر فارسی

ستم تا کے صنم بر حال این مسکین روا داری
نمیدانم تو رنج از من چرا داری چرا داری

دوہا

ہے یتیم یہ برہ دکھ کب لاگ وے گے موہ
کیا جانے کیا ہیت ہی یہ مت بھاوا توہ

تو ایسا حسن و خوبی پر نہو مغرور اے پیارے
یہ آخر جاویگا دم مین صورت کافور اے پیارے
نہ سنگ ستم سے شیشۂ دل چور اے پیارے
بگوش جان یہ سنجتاور سے سن مذکور اے پیارے

شعر فارسی

ہزاران گل تر و تازہ بباغ دھر شگفتند
خزان چون بر سر آمد نے نشان ماندہ کجا رفتند

دوہا

گہری لالی دیکھ کر پھول گمان بھئے
کتنے باغ جہان مین لاگ لاگ سوکھ گئے

خیال الف با ثبیک

الف اگر ہو شعر عشق کا یار تیرے دل پر چھایا
بے برحق ہو جود لبر خاص پکڑ اسکا پایا

دوہا

آؤ پیارے نین مین پلک ڈھانپ تجھے ہے لون
نا مین دیکھون اور کو نا تو ہے دیکھن دون

ہوئی ہے آتشِ فرقت کچھ ایسی آ کے شعلہ زن
کہ اکدم کو نہین بجھتی جلائے دیتی ہے تن من

مین ہی جانون ہون حالِ دل یا ہوگا تجھے روشن
جدائی سے تری جانان ہی ہے جیسی جی کو بن

شعر فارسی

دلم شدہ پارہ پارہ جان من از گرمی ہجران
کہ چون شیشہ شکستہ میشود در آتشِ سوزان

دوہا

ٹوک ٹوک مم من بھیا برہ آگن لگی آے
جیسے برتن کانچ کا آنچ لگے چھٹکاے

مریض ہجر کی ہو دیگی اثر دمبدم حالت
تری کچھ پیش جائیگی نہین تدبیر اور حکمت

کسی صورت بھی بچنے کی تو ہو دیگی نہین صورت
علاج اصلا نہ بخشے سود کچھ اور نہ ہو نہین صحت

شعر فارسی

بروز ینجا طبیب احمق نیائی درد مائل را
بغیر از دیدنِ دیدار صحت نیست این دل را

دوہا

جا طبیب گھر آپنے تو کی جانے سار
عاشق جنکے کین کیے ین دیکھے دیدار

مجھے عرصے سے تیرے وصل کی ہے چاہ اے پیارے
مگر حاصل نہین ہوتا تھکا کر کے جتن سارے

لیکن نہین ملا وہ دلدار آکے اپنا

کرتا تلاش اُسکو پھرتا ہون ہر جگہ پر — بازار کوچہ کوچہ اور کو بکو و گھر گھر
دیکھا ہی کوہ و بن مین از بس تلاش کرکر — اور ڈھونڈھتا ہون ابتک پھر کر شہر در در

ملتا ہی پر نہین وہ پردہ اُٹھا کے اپنا

افسوس ہی کہ مجکو ملتا نہین وہ پیارا — جس بن نہین ہی دم بھر جینا مجھے گوارا
مشکل ہی سخت یارو کسطور ہو گذارا — جانے ملیگا کس دن وہ شوخ عالم آرا

مسرور کب کریگا جلوہ دکھا کے اپنا

ایسا نہین ہی یارو کوئی عزیز و ہمدم — جو بیٹھے پاس آکے اس غم مین میرے اکدم
افسوس حال میرے سے ہی نہ کوئی محرم — ایسا شفیق یارو عالم مین اپنا ہی کم

دیوے ملا جو پیارا رو سُکھا سنا کے اپنا

ایسا نہین جہان مین کوئی رفیق میرا — پورا کرے جو آکر مطلب دقیق میرا
ٹھنڈا ہی ہونا مشکل یہ دل حریق میرا — بختاور نہ جب تک وہ ملے رفیق میرا

دل بیچ مین رہیگا دام بلا کے اپنا

مثمن

تری فرقت مین اے ہمدم سدا بیچین رہتا ہون — مرا دل جانتا ہی صدمے جس صورت کے سہتا ہون
بس اک مدت سے بحر رنج و غم کے بیچ بہتا ہون — یہی ہر وقت اے پیارے زبان اپنی سے کہتا ہون

شعر فارسی

بیا نزد من اے جانان کنم جانے تو در چشمان
نہ بینم دیگرے زانے ترا کس را نمایم جان

اب قصد ہلاکی کا چو فرہاد کرے ہی

رباعی

ڈھونڈتا پھرتا تھا جس محبوب کو میں دربدر — چھانتا تھا واسطے اُسکے ہمیشہ کوہ و در
فضل خالق کا ہوا تو وہ صنم اب خود بخود — صاف آتا ہی مرے آئینۂ دل مین نظر

رباعی

جبکہ دل مین ملا وہ یار اپنا — بنگلیا تھا جو بگڑا کار اپنا
شکل گل پیرہن ہوا پارہ — ایسا پھولا یہ جسم زار اپنا

رباعی

جب سے دل مین بسی ہی یار کی یاد — شاد رہتا ہی یہ دلِ ناشاد
باغ دنیا مین بلبلو دائم — سرو کی طرح سے مین ہون آزاد

رباعی

ہی وہ محبوب حسن مین بالا — جسکا ہی دو جہان مین اُجیالا
پر ہی دشوار دیکھنا اُسکا — کیونکہ رُخ پر نقاب ہی ڈالا

رباعی

ہجر مین اُسکے تڑپتا ہی مرا دل ایسا — ہمدمو تڑپے کوئی طائر بسمل جیسا
رقص بسمل کا تماشا نہ نظر سے دیکھا — چلدیا پھیر کے مُنھ آہ وہ قاتل کیسا

مخمس

دل وہ دیدا ہی جسکو دلبر بنا کے اپنا — رہتا ہی اب وہ مخفی چہرہ چھپا کے اپنا
ڈھونڈھا ہر ایک جا پر وہ یار جا کے اپنا — اور خاک کر لیا ہی تن من جلا کے اپنا

مرو بزم عدو ہمیشہ تو اپنی سج دھج بنا بنا کے
مساز خاکم ز رشک آتش تو شعلہ رو بس جلا جلا کے

نمای دیدار دشمنان انقاب رخ سے اٹھا اٹھا کے
ز دوست خود میروی ہمیشہ عذار زیبا چھپا چھپا کے

خطا چہ صادر شدہ است ازمن کہ ہا جو محروم ساقیا مین
نمودہ مست دیگر از شراب خالص پلا پلا کے

ستم بجالم مساز حالا تو غیرت بدر رحم کر کچھ
غم فراق تو کردہ مارا ہلال آسا گھٹا گھٹا کے

خفا ز بختاور حزین ہو کچھ ایسا ہی کیا کہین بس
نگشتہ راضی ہیچ صورت تحکا زمانہ منا منا کے

لگایا جب سے ہمنے دل ہی یار اوس یگانے سے
نہین مطلق رہا ہی کام کچھ ہمکو زمانے سے

نئے یارون کی ہمنے دوستی اک لخت کم کر دی
محبت ہی بڑھی جسدم سے اوس ہمدم پرانے سے

رہائی دام سے پاکر دل بلبل وہین پہونچا
جدا ہو کر کے آیا تھا یہان جس آشیانے سے

خدا چاہے نہ پھر دیکھینگے ہم صیاد کی صورت
کہ مطلق اب غرض ہمکو نہین ہی آب و دانے سے

اجازت دے دو بختاور تو اپنے چشم حیران کا
دکھاؤن آئینہ زلفین بنا شرگان کے شانے سے

کیون طائر دل نالہ و فریاد کرے ہی
صیاد کہین قید سے آزاد کرے ہی

آبیٹھے نہ در پر کوئی مغموم خبر دار
ہر دم یہی دربان سے وہ ارشاد کرے ہی

کیا ہاتھ ترے آئیگا اوس سے کوئی پوچھے
تو یون جو ہوا خواہ کو برباد کرے ہی

ہمسے تو نہین چھوٹیگی اوس یار کی الفت
کرنے دو اگر روز وہ بیداد کرے ہی

کاہش مجھے ہر وقت ہی اوس ماہ کے غم مین
کچھ چرخ مری تو بھی نہ امداد کرے ہی

سب شاد ترے عہد مین ہین ای شہ خوبان
شکوہ ترا اک بس یہی ناشاد کرے ہی

غم مین بت شیرین کے یہ بختاور غمگین

عجب کیا ہی جو تجھکو وہ دُرِ شہوار ملجائے

کیا پھرتا نادان ڈھونڈھتا کعبہ اور بتخانا ہی
پوشیدہ تیری ہی بغل مین وہ محبوب یگانا ہی
قاصر تیری عقل و فہم ہی ذرا غور نہین کرتا ہی
تیر لگانا دور دور ہی تو اور پاس نشانا ہی
جب تک پردہ خودی پڑا ہی نظر نہ آویگا ہرگز
کھوکے خودی کو جو بیخود ہو اُسکو آسان پانا ہی
رُخ اُسکا مستور نہین ہر وقت ہی جلوہ گر
شبیر کو خورشید سے لیکن مشکل آنکھ ملانا ہی

پھرتا ہی تو عبث ڈھونڈھتا کوہ و دشت مین بختاور
ہی وہ پری شیشۂ دل مین تو جسکا بنا دیوانا ہی

اے صنم نام خدا کیا خوب تیری شان ہی
ہی تصدق حور تجھپر اور پری قربان ہی
جب سے دیکھا ہی ترا روے مصفا ہمنے یار
صورت آئینہ دل رہتا سدا حیران ہی
اب پری و حور کی بھاتی نہین مجھکو ادا
کیونکہ دل مین بس گئی اے یار تیری آن ہی
چاہے تو دل سے بھلا دے مجھکو کیسا ہی مگر
مین نہ بھولون یاد تیری تن مین جب تک جان ہی

جسم پر مین بال جتنے ہون اگر اتنی زبان
ہو نہ بختاور بیان جو یار کا احسان ہی

تھے دیدار گل بلبل اڑی تھی آشیانے سے
پڑی ظالم کے پھندے مین یہ طمع آب و دانے سے
جدا کر دام سے ڈالا ہی قفس تنگ مین ایسے
کہ بلبل ہوگئی عاجز پر و بازو ہلانے سے
ہزارون پڑگئے سینے مین گل اس رنج و حسرت سے
جو بلبل رہگئی محروم گل کا دیدپانے سے
رہائی جیتے جی ہوتے نظر آتی نہین یارو
مگر چھوٹے تو چھوٹے یہ بکل کرتن کے خاکے سے

پڑین جو صدمے تجھپر جھیل لے چپ ہو کے بختاور
نہین کچھ فائدہ ہوتا ہی شور و غل مچانے سے

عالم کے ہیے مین نہ رہے کیسے اُجالا — روشن ہو وہی خانہ جہان جلتا دیا ہو
دیکر کے ستمگار تجھے نقد دل اپنا — سودا ترے گیسوے پریشان کا لیا ہو

بختاورِ رنجور اک عرصے سے تھا مردہ
آنے سے مسیحا ترے پر اب یہ جیا ہو

جس سمت نظر جاتی ہو اے یار تو ہی ہو — گلزار مین گل تو ہی ہو اور خار تو ہی ہو
سرگن بھی تو ہی یار ہو نرگن بھی تو ہی ہو — ساکار تو ہی ہو اور نراکار تو ہی ہو
تجھکو ہی تو کہتے ہین نرنکار نرنجن — اور جگت مین جو لیتا ہو اوتار تو ہی ہو
ایجاد اور ابقا کا ہی مالک تو ہی پیارے — افنا سے پھر رکھتا بھی سروکار تو ہی ہو
ہر بزم مین روشن ہو تو ہی شمع کی صورت — پروانہ نمط جلنے کو تیار تو ہی ہو
مسجد مین کہین بیٹھ کے تو وعظ کرے ہو — میخانے مین بنتا کہین میخوار تو ہی ہو

جز تیرے نہ بختاور غمگین کو ہو خواہش
کونین مین مطلوب بس اک یار تو ہی ہو

اگر اک دم کو آکر وہ مسیحا یار ملجائے — مرض سے تجھکو صحت اے دل بیمار ملجائے
ابھی دکھلاؤن جوہر تجھکو اپنا قتل ہو جاؤن — ترے ابرو کی گر قاتل مجھے تلوار ملجائے
جلا دون طور کے مانند دم مین اپنے تن من کو — مجھے اُس نور کی گر شکل موسیٰ یار ملجائے
اسی امید پر سینچون مین ہر دم دیدۂ تر سے — نہالِ آرزو سے مجھکو شاید بار ملجائے
اسی باعث سے مین در پر ترے سر یار ہا ہون — ترے دربار مین شاید کسی دن یار ملجائے
کہان ایسی مری قسمت چنون گل باغ سے تیرے — میان یہ بھی غنیمت ہو جو کوئی خار ملجائے

لگا دیا مین غوطہ نام حق لیکر تو بختاور

فراقِ گلبدن مین شکل شبنم
ٹپکتا اشک ہی بس چشم نم سے

جدائی نے بگاڑا کام سارا
بنی ہی جی پہ آرنج و الم سے

نہین ہوتا میسر وصل کا آب
جلون ہون ہجر مین بس نار غم سے

نکی کچھ ہمدمی ای ہمدمو بس
مرا دل لیکے اُس ہمدم نے دم سے

لیا تھا دل تو رکھتا پاس اپنے
عبث مل ڈالا ای ظالم قدم سے

وسیلہ ہی نہ بختاور کا کوئی
توقع ہی فقط تیرے کرم سے

دوئی جب تک رہے دل مین خدا سے جدا سمجھے
طرف وحدت کے آئے تو ہر اک شی مین خدا سمجھے

نہ سمجھے پھول نی کانٹا نہ اچھا نی بُرا سمجھے
اُسی اک جلوہ گر دلبر کا جلوہ جا بجا سمجھے

سمجھ والون ہی کی آئے سمجھ مین بھید کچھ اُسکا
سمجھ جسکو نہین وہ بے سمجھ سمجھے تو کیا سمجھے

وہی باطن وہی ظاہر وہی اول وہی آخر
اگر اُسکو جدا سمجھے تو پھر کسکو ملا سمجھے

جو عاشق ہی رکھے کب کام وہ لذات دنیا سے
ہمیشہ خون دل کا پینا غم کھانا غذا سمجھے

لگائے دل نہ اپنا گلشن فانی سے بلبل سان
ہر اک گل کے تئین خاتی جوا زیبوے وفا سمجھے

شب تاریک دنیا مین نہ بھولے راہ بختاور
اگر اُس رہبر کامل کو اپنا رہنما سمجھے

جس روز سے دل ہمنے تجھے یار دیا ہی
غم کھایا ہی اور خون جگر روز پیا ہی

جس دن سے ہوا عشق ترا شوخ ستمگر
جی جانے ہی جیسا کہ ستم تونے کیا ہی

فرقت مین تری چاک ہوا سینہ یہ ایسا
جراح سے بھی جاتا جو ہرگز نہ سیا ہی

واللہ کبھی رحم نہین آتا ہی تجھکو
ای بت ترا پتھر کا کہ آہن کا ہیا ہی

وعدہ جو پورا کرنا ہی کردو وگرنہ یون
کرتے ہو روز روز سحر شام کیلیے

ڈھلجائے سب غرور ابھی ماہ بدر کا
آتے نہین ہین آپ لب بام کیلیے

سب کامیاب ہوگئے اے یار پیدرہا
بختاور غریب ہی ناکام کیلیے

جب تلک یار و ملینگے ہم نہ اُس گلفام سے
خار نکلیگا نہین ہرگز دلِ ناکام سے

آب دانے کی طمع ہو جائے گر دل سے بدر
کام کیا ہمکو رہے صیاد تیرے دام سے

ہمسری کی تاب تھی اُسمین کہان ہو کر خجل
چھپ گیا مہتاب تم بھی نیچے اُترو بام سے

شام تک تو صبح سے کرتا ہون ذکر روے یار
صبح تک پھر ذکر گیسو کا کرون ہون شام سے

عاشقون کا تو ہی مذہب اور ہی بختاور را
کفر سے اُنکو غرض ہی اور نہ کچھ اسلام سے

خزان کا خوف ہی ہمت دل لگا فصل بہاری سے
سرور اندک کے پیچھے درد سر ہوے خماری سے

پہونچنے کی اگر ہی اُسکے دامن تک ہوس مجھکو
تو یہ تدبیر ہی بن خاک رہ کی خاکساری سے

خجل ہی برق ذریبق اور شرارہ دیکھ کر جسکو
یہ عالم اب مرے دل کا ہوا ہی بیقراری سے

تصور مین ترے ابرو کے دل ہوتا ہی جب مضطر
توجی مین آئے ہی پہلو ابھی چیرون کٹاری سے

کسی صورت سے غم دل کا نہین جانے کا اے جانان
اگر جائیگا تو جائیگا تیری غمگساری سے

کہان آرام خلد و حور ملنے سے ملے زاہد
اگر آرام چاہے تو ملے ہی رستگاری سے

کیے لاکھون جتن مین نے گیا نہ پیش کوئی بھی
ملے وہ یار بختاور تو بس قسمت کی یاری سے

جگا کر عشق نے خواب عدم سے
جلایا آتش ہجر صنم سے

سدا غم مین رہا تیرے مجھے برسات کا موسم
کبھی برسا یا اشک اور گاہ برق آہ چمکائی

بہت سے بنا صنم دیکھے ہین بتخانے مین عالم کے
مگر رب کی قسم دیکھی نہین تیری سی زیبائی

ہوا ہوگا کسی کا خلق مین مقصد دلی حاصل
ہماری تو تمنا ایک بھی اب تک نہ بر آئی

لگا تا گر نہ دل اُس شوخ بے پروا سے نجتاور
تو کیون ہوتی بھلا آفاق مین اسطور رسوائی

کمر سے آج تو نے تیغ جو بیداد گر باندھی
تباہ سچ قتل کرنے کے لیے کسکے کمر باندھی

لگا دے موتیون کے ڈھیر ہر سو آبرو تب ہو
اگر ضد ابر نیسان سے ہو تو نے چشم تر باندھی

وہی دیدار کرتا ہی قسم رب کی صنم تیرا
کہ جسنے سمت خلق اللہ سے اپنی نظر باندھی

لڑے ہین سور مارن مین نہین منھ پھیرتے ہرگز
وہ کیا کھائیگا منھ پر پشت پر جسنے سپر باندھی

کبھی پھٹکین نہ گرد عیب وہ دنیا مین نجتاور
کمر اپنی جنھون نے بہر تحصیل ہنر باندھی

فرقت مین مبتلاؤن کو مارا نچاہیے
ای بحر حسن کرنا کنارا نچاہیے

یون نخل دل کی بیخ پہ ہر دم چلا نا یار
تجھکو غم فراق کا آرا نچاہیے

اُس زلف عنبرین کی ہو بسے دماغ
اب ہمکو عطر عنبر سارا نچاہیے

مشکل نہ کوئی ایسی ہو آسان نہو سکے
ہمت ولیک مرد کو ہارا نچاہیے

کچھ مہربان وہ ماہر نجتاور اہی اب
گردش کے بیچ رہنا ستارا نچاہیے

رنجیدہ مجھ سے ہو تو دلارام کسلیے
دیتا ہی خار ہجر یہ گلفام کسلیے

جس دانا مرغ کو نہین دانے کی کچھ طمع
صیاد تیرا دیکھیگا وہ دام کسلیے

کہا کھینچا ہوا ہی یہ بڑے ہشیار کا چہرہ

بلبل اگر ہی عقل نہ جا کر چمن کو دیکھ
اپنے ہی دل کے غنچہ مین غنچہ دہن کو دیکھ

لالہ کے دید کی ہی ہوس گر تجھے تو بس
کیا رنگ پا سے سرخ ہی اُسکے دہن کو دیکھ

سنبل کے دیکھنے کو نہ جا باغ مین کبھی
دیکھے تو اُسکی زلف کے پیچ و شکن کو دیکھ

نسرین و نسترن کی اگر چاہ ہی تجھے
تو اپنے رشک گل کے مصفا بدن کو دیکھ

دل چاہتا ہی سرو کی گر دید کو ترا
تو بس تو قامتِ بتِ پُر مکر و فن کو دیکھ

دنیا کے مال و زر کی نہو پھر ہوس تجھے
گر دل مین اپنے لیوے تو اُس سیمتن کو دیکھ

بے رنج راج ہووے نہ بختاور اُسے حصول
راحت کی گر طلب ہی تو رنج و محن کو دیکھ

مین تجھ سے نہین رکھتا کسی بات کا پردہ
پر جاتا نہین یہ ترا دن رات کا پردہ

یون رخ ہی چھپا تیرا سیہ بالون مین جانان
جون چشمۂ حیوان یہ ہو ظلمات کا پردہ

گر صاف ہی دل مجھ سے تو کیون کرتے ہین بہانے
یہ دور رخِ غیرت مرآت کا پردہ

گھر مین تو نہین بوریا بھی فائدہ کیا شیخ
دروازے پہ لٹکانے سے بانات کا پردہ

بختاورِ عاصی کے چھپانے کے لیے غیب
کافی ہی صنم تیری عنایات کا پردہ

ردیف یائے تحتانی

ترے غم مین بنا پھرتا ہون اک عرصہ سے سودائی
کوئی کہسار ہی کہتا ہی مجھے اور کوئی صحرائی

مرے دل مین ترے دیدار کی خواہش ہی مدت سے
مگر تو نے کبھی آکر نہ اپنی شکل دکھلائی

پھنسا کر دام مین زلفِ دوتا کے اے پری خوبی
ہمیشہ ماہیِ بے آب سان جان میری تڑپائی

عشق اُسکے کی اگر آگ نہ لگتی مطلق
شعلہ رو کس لیے ہر روز جلاتا مجھکو

کیون پڑا رہتا مین اسطور سے غش مین ہو کر
لختہ زلف معطر کا سونگھاتا مجھکو

ہے تی الفت تو مری قبر پہ جاکر وہ مسیح
معجزہ کرکے اُسی وقت جلاتا مجھکو

مہر کی مجھ پہ نظر کرتا جو وہ یار تو پھر
گرچہ ذرہ ہون مگر مہر بناتا مجھکو

بخت خفتہ کی طرح کیون مین جہان مین بختاور
رحم فرماکے جو وہ یار جگاتا مجھکو

ہچکیان آتی ہین بختاور عبث بس دم دم
یاد کرتا تو وہ کیون دل سے بھلاتا مجھکو

ردیف ہائے ہوز

بشر جو بے بصر ہی کیا وہ دیکھے یار کا جلوہ
نہ دیکھے چشم شبپر کی خور انوار کا جلوہ

اگر کوچہ کبھی اُس غیرت گلشن کا تو دیکھے
نہ اے بلبل خوش آئے پھر تجھے گلزار کا جلوہ

مٹاکر رنگ بالکل صاف کر آئینہ دل مین
نظر آئے تجھے اُس آئنہ رخسار کا جلوہ

پھراہون وادی پُرخار مین جو یار بہنچے مین
ہر رنگ غنچہ لالہ ہی ہر اک خار کا جلوہ

نہ گھبرا دل مین بختاور بلاشک بس تو دیکھیگا
مقدر مین اگر ہی دیکھنا دلدار کا جلوہ

جو گاہے دیکھ لیوے میرے مہ رخسار کا چہرہ
تو بادل سے نہ نکلے پھر مہ انوار کا چہرہ

سراپا جسم کا عاشق ہون مین تو کیا کرون اسکو
مصور تو نے کھینچا ہی فقط اُس یار کا چہرہ

نہایت زرد ہی گرچہ مسیحا پر جو تو آے
اسی دم سرخ ہو جائے تیرے بیمار کا چہرہ

سیاہی کفر مین ہی اور ہی ایمان مین سرخی
کہ رخ ہو سرخ مومن کا سیہ کفار کا چہرہ

گیا لے کھینچکر بختاور اُسکا نقشہ رخ زیب

یہ عرض بختاورِ حزین کی ہی تجھ سے اِسوقت شوخ صیاد
رہائی دے بند سے ویا کر شتاب تو ذبح ڈال ہمکو

ترے ہجر کے رنج مین جانا ہمکو — خوش آیا ہی جینے سے مرجانا ہمکو
پھرایا ہی مجنون صفت کوہ و بر مین — بنا کر پری تو نے دیوانا ہمکو
یگانہ تری چاہ نے کیا کہین بس — کیا سارے عالم سے بیگانا ہمکو
بلا کر محبت کی مے تو نے جانان — بنایا ہی مدہوش و مستانا ہمکو
فقیرون کی صورت سے پھرتے ہین ہر جا — خوش آتا نہین ٹھاٹھ شاہانا ہمکو
خورد و نوش بھولے پسند آیا جب سے — یہ اشکون کا پینا یہ غم کھانا ہمکو

تو صدجا سے دل چاک بختاور اکر
وہ کہتے ہین درکار ہی شانا ہمکو

کہتا ہون جو کچھ حال تو کہتا ہی بک تو — بیٹھون ہون اگر پاس تو کہتا ہی سرک تو
کہتا ہون مجھے گھر مین بلا لو تو کہے ہی — کچھ روز ابھی در پہ یون ہی سر تو ٹیک تو
دل زلف کی زنجیر مین لٹکا کے وہ میرا — جب دیکھے ہی کہتا ہی ابھی اور لٹک تو
داغون سے ہوا سینہ مرا صورت گلزار — اے نالۂ دل شکل سے بلبل کی چہک تو
دے فائدہ کب درد ہو غش سے ابھی رخصت — ہمدم دے پسینہ مرے دلبر کا چھڑک تو
کاکل کا پڑا عکس ہی پیمانۂ مے مین — بس سانپ سمجھ کر کے نہ اسطور جھجک تو

بختاور غمگین کی یہی عرض ہی تجھ سے
منھ کھول کے دکھلا دے در اجھکو جھلک تو

اپنا مشتاق جو وہ شوخ نہ پاتا مجھکو — تو وہ اسطور سے ہرگز نہ ستاتا مجھکو

لکھنے کی نہ تاب ہی قلم کو

اول تو رب کرے کوئی اپنا صنم نہو
گر ہو تو ایسا ہو کہ جدائی کا غم نہو

ہر وقت رہوے وصل نہ دکھلائے منھ فراق
دل شاد مان رہے کبھی غم ایک دم نہو

ایسا حبیب ملتا ہی قسمت سے دوستو
مشتاق پر جو اپنے وہ کرتا ستم نہو

عاشق کو بھی یہ چاہیے تا تن مین دم رہے
ہر دم بڑھائے عشق کسی وقت کم نہو

سنجتاور ایسے گل سے لگا تو بھی اپنا دل
شبنم کی شکل چشم کبھی غم مین نم نہو

ہوا ہی جب سے جدا وہ مہرو دکھا کے اپنا جمال ہمکو
ستارہ گردش مین آگیا ہی رہے ہی رنج وملال ہمکو

صنم کا ملنا ہی زندگی ہی ہماری یارو خدا ہی شاہد
جو وصل اُسکا نہوگا حاصل نصیب ہوگا وصال ہمکو

بچھانے سے دام زلف اُسکی کے ہوتا اندیشہ کچھ نہ مطلق
کبھی نہ پھنستے دکھاتا دانہ جو یارو اُسکا نہ خال ہمکو

خبر یہ کیا تھی کہ ہم تو قدمون پہ اُسکے ہردم رکھینگے سر کو
کریگا اور وہ ستم دکھا کر کے آہ یون پایمال ہمکو

وہ غیرت بدر جانے یارو ہوا ہی پنہان کہان کہ جسکی
گھٹا گھٹا کر غم جدائی نے ہی بنایا ہلال ہمکو

قمار الفت کی کھیلنے سے نہ باز آوینگے ہم عزیزو
بھلا یہ دیکھین کہ دیگا کب تک خلال پروہ خلال ہمکو

مرشد نے جو نشان اُسکا تھا بتلایا ہو لی مین

یار کے کوچہ سے مین جاؤن تو جا سکتا نہین
پا اُٹھا سکتا ہون لیکن دل اُٹھا سکتا نہین

ایکدم مین امتحان ہو جائے اُسکے پیار کا
پر مین بے صبری سے دلکی آزما سکتا نہین

دل شکستہ کر ہی جاتے ہین بتان سنگدل
شیشہ اپنا پتھر و کسے مین بچا سکتا نہین

عشق لف مشکبو دل مین چھپاؤن کسطرح
مشک سو پردون مین بھی کوئی چھپا سکتا نہین

جب تلک ہون گلشن ہستی مین دل سے بلبلو
داغ اُس گلرو کے غم کا مین مٹا سکتا نہین

یا وہ میری کرے یا نہ اُسے ہی اختیار
مین تو پیر اکدم کو بھی دل سے بھلا سکتا نہین

تذکرہ جسمین نہ سنجتاور ہو کچھ اُس یار کا
بھول کر بھی ایسا مین مضمون لا سکتا نہین

ردیف واو

دل جب سے دیا ہی اک صنم کو
رب جانے ہی چین ہی نہ دم کو

مجنون کی نمط پھرون ہون بن بن
ملتا نہین تن شک لیلی ہمکو

اب کیسے کرون کدھر کو جاؤن
چلنے کی نہ تاب ہی قدم کو

معلوم نہین کہ وہ کہان ہی
پایا نہ سراغ بیش و کم کو

اس باغ مین تو ملا نہ وہ گل
اب جاؤنگا گلشن ارم کو

اُس گل کا ملے نہ وصل جب تک
ہر وقت سہونگا خار غم کو

کیا جانے کدھر گیا وہ پیارا
دے کر مجھے اُس غم والم کو

روتا ہون نہین رفیق ایسا
جو پونچھے ہماری چشم نم کو

سنجتاور اب ایسا حال دل ہی

بند پیارے کو کر کے چلدیا جسوقت وہ
پھر تو بختاور کہین ڈھونڈھنے پائین تلپاں

عیار سیکڑون ہین مگر یار ہی نہین
دل دیتے ہم مگر کوئی دلدار ہی نہین

دل جس سے ہم لگاتے ہین نکلے ہی بیوفا
دنیا مین کوئی یار وفادار ہی نہین

غم دینے والے خلق مین ملتے ہین سیکڑون
ملتا ولیک ہمدم وغمخوار ہی نہین

جو ہی سو بس جلانے ہی والا ہی شعلہ رو
دلکی بجھانا آہ کوئی نار ہی نہین

اک شب لیٹ کے سویا نہ اُس گلعذار سے
اس سے زیادہ دل مین مرے خار ہی نہین

جاتا ہون بار بار مین دربار مین مگر
اُس شہ کے ملنا مجھکو کبھی بار ہی نہین

بختاور غمین کا سوا تجھ سے کر یقین
پیارا کسی سے خلق مین ہی پیار ہی نہین

دیکھ دلا دلدار نے کیا کیا سوانگ بنایا ہولی مین
مرد کہین اور کہین زنانہ بنکر آیا ہولی مین

سیٹھ اور ساہوکار بنا وہ اور کہین پاسبان بنا
بنکر چور کہین پر اُسنے مال چرایا ہولی مین

راجا رانی بنا کہین اور کہین سپاہی برقنداز
ہوکر تیر انداز کہین پر تیر چلایا ہولی مین

داد خواہ بنگیا کہین اور کہین بنا اہل بیداد
بن اہل انصاف کہین انصاف چکایا ہولی مین

بنکر شاعر زمان کہین پر شعر و سخن ایجاد کیا
اور زبانسے کلمہ تحسین کہین سنایا ہولی مین

صاحب مجلس بنا کہین اور کہین معشوقی کرکے یاد
گا گا کر سننے والون کو خوب جھایا ہولی مین

کب ہی زبانکو تاب کرون توصیف بیان جو مین اُنکی
ایک سے ایک انوٹھا اُسنے روپ دکھایا ہولی مین

نادانونکو دھوکھا اُسنے بنا کے سو سو روپ دیے
لیکن جو دانا ہین نہ دھوکھا اُنھونے کھایا ہولی مین

بختاور نے ہر یک بھیس مین اسکے نہین پہچان لیا

نمایان جسطرح سے اک شجر مین خار اور گل ہین
جہان مین فرق ہی ایسا ہی دوست و دشمن مین

نظر آتا نہین وہ ہی گل بخار اے بلبل
ہزارون لون تو گل دیکھے ہین اس دنیا کے گلشن مین

صفا کر آئنہ دل کا پڑے تا عکس اس رخ کا
نظر کیا خاک آوے وہ لگے کائی جو درپن مین

بجھے سب پیاس بختاور جو یا نی پیے اسکا
مصفا چاہ ہی جو تیرے خانۂ دل کے آنگن مین

پھرتا ہون یار تجھکو ہر جا پکارتا مین
ملتا اگر کہین تو دل تجھپہ وارتا مین

دربار مین تمھارے ہوتا گذر جو میرا
تن من بنا کے تحفہ نذرین گزارتا مین

آئینہ چشم حیران کا رکھا تیرے آگے
مژگان کا لیکے شانہ زلفین سنوارتا مین

جسدن سے دل لگایا تجھ سے بت ستمگر
سہتا ہون سختیان سب ہون دم نہ مارتا مین

گرچہ بھلا یا دل سے اسنے ہی مجھکو لیکن
بختاور ایک دم بھی نہین ہون بسارتا مین

خوب بازیگر نے ہین بازو نمائین پتلیان
کھول لکر پیٹار مین سب کو دکھائین پتلیان

کوئی گوری کوئی کالی سرخ کوئی کوئی زرد
سیکڑون رنگ کی رنگیلے نے رنگائین پتلیان

تار حکمت سے لگایا فرش چادر کا بچھا
ہین نچانے کے لیے جسپر بٹھائین پتلیان

شمعدان کو کر کے روشن سامنے اپنے رکھا
روشنی مین ہین نظر جسکی یہ آئین پتلیان

کھنجری کو ہاتھ لے اور تار انگلی سے لپیٹ
واہ کیا اچھی طرح سے ہین نچائین پتلیان

تار کو جنبش ہو جیسی ویسا ہی ناچین ہین سب
دیکھنے والون کو ہین بس محو بھائین پتلیان

پتلی والا ایک ہی اور پتلیان ہین بے شمار
گننے مین ہرگز کسی کے ہین نہ آئین پتلیان

پتلیان ہین بیحساب اور ایک پیٹار کے بیچ
کسطرح سے جا بنے رہتی ہین سمائین پتلیان

گر رہا یون ہی خفا تو آہ بختاور سے بس
کسطرح ہوویگی حل مشکل اڑی ای گلبدن

جب دل کا تنگ غم سے مین حال دیکھتا ہون
ملنے کی اُس صنم کے تب فال دیکھتا ہون

کاکل کے دھیان مین جو لگتی ہی آنکھ دم بھر
تو خواب مین مین صدہا جنجال دیکھتا ہون

آے نظر جو ابرو تو تیغ بر گلو ہو
گولی سی اک لگے ہی جب خال دیکھتا ہون

چلتا ہی جب اُداسے وہ سرو قد تو یارو
دل لاکھون ہر قدم پر پامال دیکھتا ہون

اُس قد کو دیکھ کرکے شرمائے ہی یہ قمری
گردن کا طوق پامین خلخال دیکھتا ہون

نامہ اسی کو دے کر بھیجون مین پاس تیرے
پر مرغ دل کو اپنے بے بال دیکھتا ہون

بختاور ایسا ابتک گاہے نہین ہوا تھا
جو حال اپنے دل کا الحال دیکھتا ہون

زیست کا حاصل مزہ اُسکو ہی ہو برسات مین
جسکے ہو ہر وقت یار و یار دلبر سات مین

جسکے بر مین دلبر مہر وہو اُسکو ہمدمو
خوف ہوتا ہی نہین اصلا اندھیری رات مین

کیا توقع اب ہی ہو اور پھر آئیگا کب
پاس جب آیا نہ تو ایسی ہی تکلیفات مین

یون سیہ بالون مین تیرا رخ چمکتا ہی صنم
چشمۂ حیوان نمایان جیسے ہو ظلمات مین

جیتا چھوڑیگا نہ بختاور فراق یار بس
کیونکہ رہتا ہی لگا یہ روز میری گھات مین

پھرون تجھکو ڈھونڈھا مین مثل آہو اسکو بن بن
خبر تھی یہ نہ مجکو وہ چھپا ہی مشک سان تن مین

بھلا کسطرح سے ڈھونڈھون نہ مین اُس سرو قامت کو
پڑا ہی طوق الفت مثل قمری میری گردن مین

پس مردن بھی ہتی ہی وہی نالہ کشی ہر دم
ہزارون ہو گئے ہین ہمدمو سوراخ مدفن مین

بس لگا کر کے اپنے سینہ سے
اپنے دل کی تپش بجھاتا ہین

اور جو انکار اُسکو کچھ ہوتا
کرتا مجکو طلب تو جاتا ہین

گر پہونچ جاتا اُسکے پاس تو پھر
لوٹ کر اِس طرف نہ آتا ہین

وصل ہو کر کے اُس سے بختاور
جسم دو جان اک کہاتا ہین

ایک مین ہی کیا صنم جوان ہین تیرے سیکڑون
کوہ و بر مین پھر رہے ہین سر پکھیرے سیکڑون

کوئی جوگی اور کوئی برہاگی بنکر اے صنم
کرتے ہین تیری گلی مین روز پھیرے سیکڑون

جانے ہی کس جا پہ وقت بخش تو رشک قمر
قافلہ مین ڈھونڈھ ڈالے مین بے ڈیرے سیکڑون

باندھ کر زنجیر گیسو سے دل دیوانہ کو
اسقدر رشک ہی تو دکھلاتے ہے سیکڑون

اے پری یہ نگ لا یا ہی جنون لڑکے سدا
سنگ لے کر کے رہے ہین سنگ میرے سیکڑون

پاس سے میرے گیا ہی جب سے میرے یار تو
غم مجھے اُس روز سے رہتے ہین گھیرے سیکڑون

مار کا کل ہی کا اُسکی بس نہ بختاور گلہ
چلدیے سر مار کر اپنا سپیرے سیکڑون

خار کیون دیتا ہی مجھکو ہر گھڑی اے گلبدن
آہ اُٹھواتا ہی کیون ایسی کڑی اے گلبدن

آہ غیر از داغ عطا تو نے نہ کچھ مجکو کیا
تجھ سے رکھتا تھا توقع مین بڑی اے گلبدن

بزم اغیاران کا گلدستہ بنے ہی روز تو
جائے ہی وہان مجکو دے کے تڑپی اے گلبدن

اب نہین اُٹھتا ترا مجھ سے ستم اتنا تو بس
جھیل لی اُفتاد جو مجھ پر پڑی اے گلبدن

سیکڑون عقدے کیے واہمنے پر کھلتی نہین
تیرے ہی دل کی کبھی یہ گل جھڑی اے گلبدن

کاتا ہی بس رخ معاشق کا یہ ہر وقت رنگ
ہجر تیرا آہ بنکر بھبھکتی اے گلبدن

دیکھ کر کے اُس صنم کو گر رہو تم متقی
شیخ جی صاحب کرین جھک کر تمھین آداب ہم

سوتے ہین سب جاگتا ہی بس کوئی لاکھو مین ایک
خلق کو کرتے ہین بختاور تصور خواب ہم

ردیف نون

پسند آیا تو ہی محبوب مجکو خلق ساری مین
بھلایا دل سے سب کچھ یار تیری یادگاری مین

سبب کیا ہی جو آتا ہی نہین تو غیرتِ گلشن
ہمیشہ چشم نرگس وار و اہی انتظاری مین

تڑپتے ہین سسکتے ہین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین
ہوئی ہی آہ یہ حالت ہماری تیری یاری مین

نہین جو پاس میرے مہ لقا ہمدم اسی باعث
گذرتی ہی ہماری شب ہر اک اختر شماری مین

نہ امید دل دیوانہ بر آتی ہی کیا کیجے
مری اک عمر گذری ہی پری امیدواری مین

جدا جب سے ہی تو پیارے قرار اکدم نہین آتا
کٹے ہی روز و شب ہمکو نہایت بیقراری مین

یقین ہی جلد خادم سے بنے مخدوم بختاور
گزاری عمر جو اُس یار کی خدمت گذاری مین

گر نہ اُس بُت سے دل لگاتا مین
سختیان ایسی کیون اُٹھاتا مین

چاہ کرتا نہ اُسکی گر تو کیون
آبرو خلق مین گنواتا مین

کیون مین ہوتا پریشان آہ نہ گر
دام کاکل مین دل پھنساتا مین

لاتا تشریف پاس میرے وہ گر
چشم کو فرش رہ بناتا مین

وصل ہوتا جو اُس صنم کا مجھے
تو بجا شکر رب کا لاتا مین

کر کے اُسکی مزاج پُرسی پھر
حال اپنا سبھی سُناتا مین

گر نہ کرتا مرا سخن باور
کھول کر زخم دل دکھاتا مین

قیامت ہوتی ہی بس نمایان چلے ہی گھونگرو تو یا رجسدم
بجاتا چھم چھم بجاتا چھم چھم بجاتا چھم چھم بجاتا چھم چھم
لگا ہی جسدن سے عشق تیرا زبان پہ بس تو ہی تو ہی ہر دم
بھلایا ہم ہم بھلایا ہم ہم بھلایا ہم ہم بھلایا ہم ہم
نہین ہی اول تو بیکسونپرستم کا کرنا تجھے مناسب
کرے تو کم کم کرے تو کم کم کرے تو کم کم کرے تو کم کم
تو پوج بختاور اُس صنم کو کہ بس خوش آتی ہی جسکو از بس
صدائے بم بم صدائے بم بم صدائے بم بم صدائے بم بم

صورت ترسا جو مجھ مومن کو ترساؤگے تم
یاد رکھنا قول میرا پیچھے پچتاؤگے تم

عمر بالی مین دا سے لیکے دل میرے کو پھر
کیا خبر تھی یہ کہ بالا پیچھے بتلاؤگے تم

جانے کب تک دل کو میرے دام غم مین بحر حسن
ماہی بے آب کے مانند تڑپاؤگے تم

مردہ سان عاشق تمھارا غم کے اندر ہی پڑا
جی اُٹھیگا آکے جب سینہ سے لپٹاؤگے تم

سیکڑون فرزندکو خورتم نے بنایا رشک مہ
میرا اختر بھی کبھی فرماؤ چمکاؤگے تم

کشت دل میرا ہوا ہی ہجر مین عرصہ سے خشک
سبز ہو ویگا جو آب وصل برساؤگے تم

ایک عرصہ سے رہے ہی غم مین بختاور ملول
کب تلک نہین رحم آسکے حال پر لاؤگے تم

ہجر مین رہتے ہین تیرے روز شب بیتاب ہم
ماہی بے آب ہم ہین یا کہ ہین سیماب ہم

یاد آتی ہی تری وہ زلف پیچان جسکی مری
کیا کہین جیسا کہ کچھ کھاتے ہین پیچ و تاب ہم

چشم گریان کو خدا رکھے سلامت خلق مین
ہی مثبت کیا کرینگے گوہر خوش آب ہم

ردیف میم

غم مین اُسی صنم کے غمین روز و شب ہین ہم
رب کی قسم نہین ہی کسی اور شی کا غم

وہ غیرت چمن ہی نہان جب سے چشم سے
شبنم کی شکل چشم ہمیشہ رہے ہی نم

سوئے پڑے ہین دوری جانان مین ہمدمو
جاوینگے جاگ پاس بلادیگا جب صنم

اکدم کو یاد بھولون نہ مین اُس رفیق کی
جبتک ہی ہمدمو مرے قالب کے بیچ دم

دنیا کے دام سے ہی بھلا کام کیا اُسے
خاطر مین جس کی بس گیا زلفِ صنم کا خم

کوچہ مین اُسکے جم گیا جسدن سے بسترا
اصلا فقیر کو نہین پروائے شاہ جم

بختاور اجگہ جو ملے در پہ یار کے
جاؤن نہ بھول کر سوے بتخانہ و حرم

کر نہ بحر حسن تو مجھ سے کنارا ایکدم
بے ترے جینا نہین مجھکو گوارا ایکدم

پاس میرے بیٹھ کر تو ماہ یارا ایکدم
میرا بھی دنیا مین چمکا دے ستارا ایکدم

گلشن ہستی کے اندر غیرت گل تجھ بغیر
غنچۂ خاطر نہین کھلتا ہمارا ایکدم

یاس آئے گر تو ہمدم نخل دل کی بیخ پر
بند ہو جائے الم کا چلنا آرا ایکدم

ہی یہی دلمین تمنا میرے اک عرصہ سے بس
ای صنم دیدار دکھلا دے خدارا ایکدم

رحم کرنا یا نکرنا بہی تجھکو اختیار
حال دل سُن لے مگر میرا تو سارا ایکدم

بیقراری کھوکے بختاور کو دے صبر و قرار
بس جما دے وصل کی بوٹی سے یارا ایکدم

رہی ہی ناگن کی شکل لہرا جو رخپہ تیرے یہ زلف پر خم
ڈسے ہی دم دم ڈسے ہی دم دم ڈسے ہی دم دم ڈسے ہی دم دم

نہ عیاری کرے پھر یار بنکر | جہان مین ایسا ملنا یار مشکل

مجھے بختاور اس محبوب کا بس
میسر ہونا ہی دیدار مشکل

ترے ہجر مین بت بیخود نامراد بیقرار رہے ہی دل
ذرا آکے مل ذرا آکے مل ذرا آکے مل ذرا آکے مل

پھنسے کیسے طائر دل نہ بس تری زلف دام ہی دانہ ہی
ترے رخ کا تل ترے رخ کا تل ترے رخ کا تل ترے رخ کا تل

تر اگیسو وہ سیہ مار ہی کہ فسون گر دل کے فسون سے بس
نہ سکے ہی کل نہ سکے ہی کل نہ سکے ہی کل نہ سکے ہی کل

ہوا ترے دامان کی گر لگے مرے دل کا غنچہ یقین ہی
ابھی جاے کھل ابھی جاے کھل ابھی جاے کھل ابھی جاے کھل

تر ا بختاور عاشق زار اب غم ہجر سے ہی بہت صنم
ہوا مضمحل ہوا مضمحل ہوا مضمحل ہوا مضمحل

جسدن سے دام عشق مین تیرے پھنسا یہ دل | رو تار ہا مدام نہ دم بھر ہنسا یہ دل
بختا فسون گرون کے فسون نے یہ فائدہ | کاکل کے تیرے مار نے ایسا ڈسا یہ دل
نا فہ ختن کا سونگھنا سمجھی ہی اک خطا | جب سے ہی تیری زلف کی بو سے بسا یہ دل
ہو جاے تا کہ اکمل و ناقص کا امتحان | ہمنے عیار عشق یہ یون ہی کسا یہ دل

بختاور اسکی ہوتی سائی صنم تلک
آتا ازل سے لیکے جو بخت رسا یہ دل

نظیر دیگر یہ مخزنِ دل سے مین نے اب کی عیان ہی پیارے
کہ گنج رخسار سیمبر ہی ترا تو ہی شکل مار کا کل .
پھنسے نہ کسطور اسمین آکر کے مرغ دانا بھی ہوکے نادان
کہ خال دانہ کی شکل ہی اور نمایان ہی دام وار کا کل
قسم خدا کی مین سچ کہون ہون قمر کے ہی آس پاس ہالہ
نہین ہی رخ پر ترے نمایان صنم یمین و یسار کا کل
لٹک رہا ہی اک عرصہ سے بس دل آہ سنجتاور حزین کا
تو ایسی بیرحمی سے شانہ جھٹک نہ بس بار بار کا کل

نار فرقت سے تری جلتا ہی اے بیدرد دل
کر جھڑک کر وصل کا پانی کبھی تو سرد دل
عاشقِ مولا جو ہین وہ مائل دنیا نہون
زال پرفن کو نہین دیتے ہین عاقل مرد دل
رہنا اس دنیا سے چوکس تو یہ زال بیوفا
مار لیتی ہی ہر اک کی دیکے دھوکا نرد دل
آسکے دامن تک پہونچنے کی ہوس گر ہی تجھے
تو یہی تدبیر ہی بہتر جا تو رہ کی گرد دل

لا پسینہ آسکے رخ کا جلکے سنجتاور تو جلد
ہوش مین آئے چھڑکنے سے نہ عطر درد دل

مجھے ملنا وہ گل رخسار مشکل
مرے دل سے نکلنا خار مشکل
نہ آئے جب تلک وہ رشک عیسیٰ
یہ چنگا ہونا ہی بیمار مشکل
نہ آب وصل پہونچے جب تلک بس
یہ بجھنی ہجر کی ہی نار مشکل
خزانہ وصل و لب ہاتھ آئے
مگر مرنا ہی بس مار مشکل
لگاتا ہی نہال عشق ہر ایک
مگر ہونا ہی حاصل بار مشکل

جگ نشان بنج کیا تو بختاور
سوتا بے سُدھ پڑا ہی مورکھ جاگ

ردیف لام

گلون کے عشق مین جان کھونہ بلبل
خوش انکا دیکھکر رنگ ہو نہ بلبل

خزان آئیگی کچھ دن بعد اِنپر
خبر اِسکی ہی کیا تجھکو نہ بلبل

ذرا کر چشم وا اِس خواب سے جاگ
تو ہو کر بیخبر یون سُو نہ بلبل

لگانا چاہیے اُس شی سے کیا دل
رہے ہمواره قائم جو نہ بلبل

بھلے کی کہتا بختاور ہی تجھکو
نصیحت یہ خوش آئی گو نہ بلبل

نکر شو سو فغان تو اسقدر زنہارای بلبل
مبادا بس کہین صیاد ہو بیدارای بلبل

مرے گلرو کا کوچہ دیکھ لیوے تو اگر گاہے
نہ جاوے بھولکر بھی تو سوے گلزارای بلبل

جو اُس کوچہ کی تجھکو کیفیت معلوم ہوجاوے
تو دل ہو سیر گلشن سے ترا بیزارای بلبل

چمن مین جسقدر گل ہین نمایان خار ہی سب مین
مگر وہ گل ہی ایسا ہی نہ جسمین خارای بلبل

نہ آسیب خزان آوے نہ مرجھاوے کسیدہ
علیحدہ ان گلون سے اُسکے ہین آثارای بلبل

تو عاشق جن گلونپر ہی بہت آسان ہی ملنا
مگر ملنا ہی اُس گل کا بہت دشوارای بلبل

بنا بلبل ہی جس گل پر دل بختاور نالان
خوشی چاہے تو کر تو بھی اُسی کو پیارای بلبل

رخِ مصفا پہ تیرے زیبا نہ کسطرح سے ہو یار کاکل
جو رخ ہی لالہ ترا سمن بر تو سنبل تاب دار کاکل

کھانے کو کسی کے طعمۂ خوش — بتلائی کسی کو غم کی خوراک
خوشحالی کسی کو ہی عطا کی — غمناک کوئی ہی چشم نمناک
معشوق کوئی کوئی ہی عاشق — مقتول کوئی کوئی ہی سفاک

بختاور اسی کا کل ہی جلوہ
کیا پھول ہی کیا یہ خار و خاشاک

ردیف کاف فارسی

مر جائینگے جدائی مین پیارے نہوالگ — ہوویگی جان چھوڑ کے اس جسم کو الگ
بسمل کی شکل تڑپونگا بے تیرے رات بھر — ہوکر خفا نہ مجھ سے ستمگر تو سو الگ
معلوم یہ نہین کہ خطا ایسی کیا ہوئی — رہتا ہی یار مجھ سے تو ہر وقت جو الگ
ہنستا ہی بیٹھ کر جو رقیبون کے بیچ تو — اس رشک ہی کے مارے رہا ہون مین رو الگ

بختاور اوہ مزرعہ دل بیچ میرے آہ
بس ہوگیا ہی تخم محبت کا بو الگ

غزل بھاشا

جسکو ہری پد مین ہی نہین انوراگ — اُسکو ہووے نہ جگت سے ویراگ
سوامی بھگتی سجن کو بھاتی ہی — چاہتے ہین بشے کو کھل نہ بھاگ
مان سرور پہ ہنس رہتے ہین — اور تلاون پہ رہتے ہین بک کاگ
کس نہ بس ہیا پے اُنکی نس نس مین — ڈس گیا سندری الک کا ناگ
پہونچے جب تک بچار کا نہ سلل — کب بجھے کام کرودھ موہ کی آگ
من ترنگ اُنکا چاہیے جت جاے — بس مین اپنے نہین ہین رکھتے باگ

یون ہی رہیگا جو رنج ہجران تو کیا توقع ہی زندگی کی
لبو نپہ آئی ہی جان جانان رہیگا قالب مین دم کہان تک
ہمیشہ کرتا ہی وعدۂ وصل پر نہ ایفا کبھی ہی ہوتا
دیے ہی جاویگا اپنے بیدم کو کہ تو ہمدم یہ دم کہان تک
ہنسا کبھی تو بباغ ہستی برنگ گل غیرت چمن تو
رکھیگا غم مین بطور شبنم رولا رو لا چشم نم کہان تک
کبھی تو نجتاور غمین کو وصال اپنے سے شاد کر دے
رہے بھلا ہجر مین ترے یہ اٹھاتا رنج و الم کہان تک

آہ بحر عشق مین بہنا پڑیگا کب تلک
کیا خبر ہی رنج و غم سہنا پڑیگا کب تلک
جانے دل دیکر کے اسکو ماہی بیتاب سا
بیقرار و مضطرب رہنا پڑیگا کب تلک
کیا خبر ہی ہجر مین اس ماہرو کے صدمو
ماہ کی صورت ہمین گہنا پڑیگا کب تلک
ہجر مین تیرے ستمگر رات دن مرتا ہون مین
درد دل سے یہ سخن کہنا پڑیگا کب تلک

ہی جدائی شاق نجتاور کو تیری ای صنم
دیکھیے سید ہامرا لہنا پڑیگا کب تلک

ہی یار مرا وہ ایزد پاک
دل اسکے ہی غم مین ہی مرا چاک
پانی پہ بچھایا ارض کا فرش
برپا کیے بے ستون افلاک
گل گل کے بنا کے کیسے کیسے
پہنائی ہین اسنے رنگین پوشاک
کوئی ہی عقیل کوئی بے عقل
کاہل ہی کوئی کوئی ہی چالاک
شہزور کوئی کوئی ہی کم زور
ترسندہ کوئی کوئی ہی بیباک

عیان راز دل کب کیا ہی کسی سے — چھپایا سمجھکر چھپانے کے لائق
کیا جور جو تونے مجھ پر ستمگر — نہین وہ کسی سے سنانے کے لائق
جو دیکھے ہی بختاور اسکو کہے ہی
یہ معشوق ہی دل لگانے کے لائق

ردیف کاف عربی

اسقدر کرتا ہی کیون برباد مجھکو اے فلک — داد دے دکھلا نہ یون بیداد مجھکو اے فلک
میری ناشادی سے ہوتا ہی تجھے کیا فائدہ — جو نہین کرتا ہی اکرم شاد مجھکو اے فلک
مبتلا اس غیرت شیرین کے غم مین کرکے کیون — مارتا ہی صورت فرہاد مجھکو اے فلک
ماہ نو کو مین تصور کرتا ہون اک نیمچہ — بس نظر آتا ہی تو جلاد مجھکو اے فلک
جس چمن سے تونے ہو بیرحم ہی باہر کیا — پھر اسی گلشن مین کر آباد مجھکو اے فلک
صورت قمری مین کو کو کرتا پھرتا ہون سدا — دے ملا وہ غیرت شمشاد مجھکو اے فلک
عرض بختاور کی سن اس ماہرو سے دے ملا
کر دے دام ہجر سے آزاد مجھکو اے فلک

دکھادے جلوہ ہمین خدا را کھیگا پردہ صنم کہان تک
بھلا بتا تو کہ ہم سہینگے ترا یہ جور و ستم کہان تک
دیے ہی جائیگا زلف مشکین کو اپنی تو پیچ و خم کہان تک
دکھائیگا پیچ و تابی ہمکو زیادہ یون دمبدم کہان تک
ستم کیا جیسا تونے مجھ پر لکھون تو اسکو مین اے ستمگر
مگر نہین کچھ ہی حد و پایان رقم کریگا قلم کہان تک

جنبشِ ابرو ہی کافی ہی فقط آیا ہی گر — قتل کی میرے جو دل پر ٹھان کر کے ای رفیق

آئنہ رخسار بختاور کو دکھلا کر کے رخ
اب کدھر جاتا ہی تو حیران کر کے ای رفیق

یاد کرتا ہون آیئے مشفق — گاہے تشریف لایئے مشفق
اِسقدر کیون ہوئے ہو تم نارائن — حال مجھکو سنایئے مشفق
مین تو ایسی نہ کی خطا کوئی — اور جو کی ہو بتایئے مشفق
عفو فرمایئے ز راہ کرم — رنج دل مین نہ لایئے مشفق
مہربان ہو کے حال مضطر پر — بیٹھ پہلو مین جایئے مشفق
تشنہ لب ہون پپیہہ کی صورت — آب نیسان چوایئے مشفق
رحم فرما کے کیجیے سیراب — پیاس میری بجھایئے مشفق
ایک عرصہ سے رنج فرقت مین — رو رہا ہون ہنسایئے مشفق

دور مدت سے ہی یہ بختاور
پاس اسکو بلایئے مشفق

نہین مین ہون تناستانے کے لائق — سدا نار غم سے جلانے کے لائق
مجھی پر جو ہی بارش تیر باران — مین ہی کیا ہون تیرے نشانے کے لائق
جسے مثل سرمد کے ہو سر کٹانا — وہ ہی تیرے کوچہ مین آنے کے لائق
گر انصاف ہی تو ہنسایا ہی جنکو — وہی بس ہین پیارے رولانے کے لائق
نہین عذر مجھکو مگر تیرے غم نے — رکھا کب ہی صدمہ اٹھانے کے لائق
کیا زور یہ ناتوانی نے مجھ پر — نہ رکھا کہین آنے جانے کے لائق

ردیف فا

یون دیکھتا ہون یار کے رخسار کی طرف
جس طور عندلیب گل زار کی طرف

زینہ ہی اسکے بام پہ جانے کے واسطے
منصور بولا دیکھ کے یہ دار کی طرف

گاہک جو ہوتا بیش بہا جنس کا تو ہم
لے چلتے تجھکو مصر کے بازار کی طرف

مدت سے منتظر ہی کرم کر کے آ کبھی
ای غیرت مسیح تو بیمار کی طرف

بختاور اس چمن مین سبھی خار و گل ہین تو
گل چننے جا نا پڑے نہ کبھی خار کی طرف

نہ کم ظرفون مین کر مے ساقیا صرف
پلا اسکو جو ہو وے صاحب ظرف

عیان تا حال ہو دل خون شدہ کا
لکھون مین اسکو نامہ لیکے شنجرف

پڑھے علم تصوف ہو وہ عالم
ہوا کیا پڑھ لیا جو نحو اور صرف

گلائے گرمی عصیان بشر کو
کہ گھل جاتا ہی جون خورشید سے برف

سمجھ کر حرف بختاور تو لکھنا
کہ تا دیر نہ تیرے آئے کچھ حرف

ردیف قاف

کیون نہین ملتا ہی مجھ سے آن کر کے ای رفیق
مان کہا لیگا کیا تو مان کر کے ای رفیق

تان کر ابرو کمان مژگان ناوک مار مار
ہوگا کیا حاصل مرا دل چھان کر کے ای رفیق

کیا کرون کس سے کہون میری سنے ہی اور کون
تو ہی جب سنتا نہین ہی کان کر کے ای رفیق

تیرے رخ کی یاد ہی کافی ہی مشکل حافظان
کیا کرینگے حفظ ہم قرآن کر کے ای رفیق

سرخ رو دونون جہان مین بس تو ہونے سے ہا
بیگنہ کے خون مین خنجر سان کر کے ای رفیق

قدم کوچۂ عشق مین گر رکھا
تو پھر پیچھے اُسکا ہٹانا ہی منع
تو ہی بلبل باغ ورنہ تجھے
بہ ہر چند صورت بنانا ہی منع

نہ جسمین ہو ذکر اُسکا نجتاور
سخن لب پہ بس ایسا لانا ہی منع

ردیف غین معجمہ

رنگ و نیا کا عجب انداز سے لایا یہ باغ
بلبلون کے دل کو بس از بس ہی خوش آیا یہ باغ
ہر طرح کے باغ مین پھولے ہین نگا رنگ گل
بو سے ہی ہر ایک کی کیا خوب مہکایا یہ باغ
سیر کرنے کو جو آتا ہی یہی کہتا ہی وہ
اب نہ جاؤنگا یہان سے خوب ہی پایا یہ باغ
رہ نہین سکتا مگر آکر کوئی اسمین مدام
تھوڑے ہی دن سر پہ ہر اک کے گرے سایا یہ باغ
ہو نہین سکتی ثنا اس باغ کی مجھ سے رقم
بخت نے میرے مجھے بھی یار و دکھلایا یہ باغ
دید کرتا ہون گلون کی مین بھی بس آٹھون پہر
میرے بھی دل کو نہایت بلبلو بھایا یہ باغ

بس یہی حسرت ہی نجتاور رہین ملتا وہ گل
جسنے قدرت سے ہی اپنی ایسا لگوایا یہ باغ

جل رہا ہی اُسکی محفل مین مرے دل کا چراغ
گل نہوتا ہی کسی دم جسکی محفل کا چراغ
بزم مین اہی شعلہ وہی خوب تیری اختلاف
ہی کہین شمع طلائی اور کہین گل کا چراغ
بس کوئی دم ہی ہی روشن اب ہوا چاہے ہی گل
بادسے خنجر کے قاتل جان بسمل کا چراغ
صرصر حرص و ہوا چلتی ہی آکر بس گھڑی
رہتا ہی روشن کسی اچھے ہی کامل کا چراغ

علم ہی کرتا ہی نجتاور دلون مین روشنی
گل ہوا رہتا ہی ساری عمر جاہل کا چراغ

گر نہ تو وعظ ہر گھڑی واعظ
دے نہ مجھکو بہت تڑی واعظ

اُس صنم سے کہین مین لڑتا ہون
آنکھ جس سے مری لڑی واعظ

تیری گفتار میٹھی میٹھی یہ
ہی مجھے زہر کی جڑی واعظ

اُسکا غم آگیا تو دو تو ہوے
رہتی تھی جان مری چھڑی واعظ

سختیِ عشق کیا سُناتا ہی
سب اُٹھاؤنگا مین کڑی واعظ

ہو کے عاشق اُٹھائی کس نے نہین
جیسی افتاد سر پڑی واعظ

کون بختاور اُس بدون کرلے
سہل مشکل جو ہی اڑی واعظ

ردیف عین مہملہ

جس شب جلاے یار کا روشن عذار شمع
اُس شب کو ہم جلاتے نہین نہار شمع

اُس شمع رو کے آگے نہو دے فروغ گر
تو ایک کیا کرے کوئی روشن ہزار شمع

پروانہ ہی کے جلنے کا کچھ ہوگا رنج و غم
سر دھنتی اور روتی ہی جو زار زار شمع

سر کٹنے کا جو ڈر اُسے ہوتا تو بیٹھتی
یون روز تیری بزم مین آسن کو مار شمع

گل غیر سے کرایا اُسے خود نہین کیا
بختاور اپنے دل مین کہے کیون نہ خار شمع

دل اپنا بتون سے لگانا ہی منع
یہ کعبہ کلیسا بنانا ہی منع

بلا اپنے سر پر نہ لے ہوشمند
بزلفِ دوتا دل پھنسانا ہی منع

لگا کر کے دل گل رخون سے جگر
یہ داغون سے لالہ کھلانا ہی منع

دلا جا کے در بزم شعلہ رخان
سدا شمع سان سر کٹانا ہی منع

کہین گل بنتا ہی بلبل کہین قمری کہین سرو
وہی سب رنگ دکھاتا ہی جو ہی کل پہ محیط

شمع محفل ہی وہی اور وہی پروانہ
خود وہی جلتا جلاتا ہی جو ہی کل پہ محیط

صاحب فہم کو ملتا ہی پتا بختاور
بے سمجھ کو نہین پاتا ہی جو ہی کل پہ محیط

تجھ سے مطلب مین یہی کہتا ہون اے یار فقط
کھول کر منھ مجھے دکھلا دے تو دیدار فقط

اپنا کوچہ مجھے دکھلا دے یہی ہی خواہش
جیتے جی دیکھ لون مین خلد کا گلزار فقط

کبھی دو پھول تو لایا نہ مرے مرقد پر
رشک گل ہی مرے دل مین یہی اک خار فقط

اتنے ہتھیار عبث لایا تو قاتل کافی
قتل کرنے کو ہی ابرو ہی کی تلوار فقط

اور تو دشت مین ساماں ہین میسر سارے
ایک ٹکرانے کو سر ہی نہین دیوار فقط

پیرہن دشت جنون سے ہوا برباد اے بخت
شکل تن مین دو چار رہے تار فقط

غم تو دنیا کے سبھی پاس ہین اے بختاور
بس وہی پاس نہین ہی مرا غمخوار فقط

ردیف ظاے معجمہ

یون رہتا ہون ذکر رخ جانان کا حافظ
جس طور کوئی شخص ہو قرآن کا حافظ

دل لیگیا دکھلا کے ادا اک بت کافر
اللہ ہی ہی بس اب مرے ایمان کا حافظ

پالا ہی پڑا ایک ستمگار صنم سے
اب چار و خدا ہی ہی مری جان کا حافظ

دشمن ہون اگر لاکھ تو کیا خوف ہی اسکو
وہ دوست ہو ہر وقت جس انسان کا حافظ

بختاور اگر بھولے نہ اس رخ کی تو دم یاد
سب تجھکو کہین ہی یہ بڑی شان کا حافظ

سمجھا تھا یار نکلا عیار میر مخلص

ردیف ضاد معجمہ

جب سے ہی دل کو ہمارے کوے جانانسے غرض
زاہد و مطلق نہین گلزار رضوان سے غرض

کیا غرض ہی سنبل و گل جاکے دیکھین باغ مین
ہی مرے دل کو تو زلف و روے خندان سے غرض

شیخ کی باتون کا تو قائل نہین ہون مین ذرا
ہونی ہی اپنی تو حاصل قول رندان سے غرض

وہ گہر اک ماہ برساتا ہی چشم تر مدام
پھر بھلا کیا ہووے ہمکو ابر نیسان سے غرض

شور پانی مین سمجھا یا نیچہ قاتل نے ہی
اب نہ زخمونکو ہو بختاور نمکدان سے غرض

کیون تو کرتا ہی اسقدر اغماض
کیا سبب ہی جو تو ہوا نارا ض

کیون نہین لیتا ہی خبر جانان
عشق کے پامین ڈال کر اباض

کیا مرے واسطے ہی ابرو کمان
نا و کون سے بھرا ہی تونے وفاض

زلف و زخ نے ترے دکھائی ہی
خلق مین یہ سیا ہی اور بیاض

جانے محروم کیون ہی بختاور
اُسکو کہتے ہین سب بڑا فیاض

ردیف طاے مہملہ

عشق اُسکا مجھے بھاتا ہی جو ہی کل پہ محیط
وہ ہی ہر سو نظر آتا ہی جو ہی کل پہ محیط

تحفہ فرحت سے وہی سب کو شمر بخشتا ہی
اور وہی رنج دکھاتا ہی جو ہی کل پہ محیط

خاک سے کرتا ہی پیدا وہی شکل انسان
خاک مین پھر وہ ملاتا ہی جو ہی کل پہ محیط

وہ ہی ذرے سے بناتا ہی مثال خورشید
پھر وہی ذرہ بناتا ہی جو ہی کل پہ محیط

کسطرح دل ہووے قید زلف جاناں سے خلاص
کب ہو دیوانہ بھلا زنجیر پیچاں سے خلاص

وصل کا اپنے چھڑک گا ہے تو آب اے بحر حسن
تا مرا دل سوختہ ہو سوز پنہاں سے خلاص

کیون اٹھائے بلبلو وہ یار جور باغبان
جسکا دل ہو جائے دام عشق بستاں سے خلاص

آرزوئین جسقدر ہین دل کے اندر سب مٹائے
جو کوئی کس بس ہی ہو دام دوراں سے خلاص

وصل بختاور کو گر اس یار کا ہو وے نصیب
تو بلا شک دل ہو بند رنج ہجراں سے خلاص

ترا جب یاد وہ آتا ہی اخلاص
تو کیا کیا رنج دکھلاتا ہی اخلاص

زمانے مین کہون کیا مخلص و اب
کہین ڈھونڈھے نہین پاتا ہی اخلاص

بجز تیرے کسی دلبر سے کرنا
نہین دل کو مرے بھاتا ہی اخلاص

خبر کیا تھی وہ بے پروا ہی ایسا
بہت دل کر کے پچھتاتا ہی اخلاص

خوشی یا ہووے غم بختاور الا
کہین دل سے مرے جاتا ہی اخلاص

کچھ ہو رہا ہی مجھ سے بیزار میر مخلص
دیتا نہین جو مجکو دیدار میر مخلص

ابرو کمانون کا ہون مین کب ہدف کہ دل کے
اک تیر کر گیا ہی بس پار میر مخلص

حور و لکا تو تجھے ہی مل جانا سہل زاہد
لیکن مجھے ہی ملنا دشوار میر مخلص

دیتا نہ دل کبھی مین گر جانتا یہ پہلے
پیچھے کریگا مجھکو یون خوار میر مخلص

ڈھونڈھا اسے ہر اک جا لیکن پتا نہ پایا
کیا تھی خبر کریگا لاچار میر مخلص

بحر جہان کے اندر چکرانی پھر رہی ہی
جانے کریگا کشتی کب پار میر مخلص

کیسے نباہ ہوگا بختاور اہ اس سے

پسند اک غیرت گلشن کا کوچہ جسسے آیا ہی
رہی مطلق نہ رضوان کے ہمین گلزار کی خواہش

گلی کو یونمین سودائی سا پھرتا دیکھ کر مجھکو
کہین ہین سب کہ ہی اسکو کسی دلدار کی خواہش

لگا رہتا ہو اک انبار چشم تر نہ لے جانا
جو ہوا ہی بحر خوبی گوہر شہوار کی خواہش

دماغ اپنا بسا ہی جب سے تیری زلف کی بو سے
نہین مطلق رہی ہی نافۂ تاتار کی خواہش

نہین حور و پری کی کچھ تمنا دل مین ہی یارو
جو بختاور کو ہی تو ہی بس اپنے یار کی خواہش

شب کو پڑ کر جو سو گیا بیہوش
خواب غفلت سے ہو گیا بیہوش

جاگنے کا مزہ نہ جسنے لیا
لذتین کل وہ کھو گیا بیہوش

کچھ نہ حاصل ہوا اسے افسوس
جاگنا بھول جو گیا بیہوش

سو گیا جو وہ بحر غفلت مین
اپنی کشتی ڈبو گیا بیہوش

کیسے پاوے ثمر جو بختاور
تخم بے مغز بو گیا بیہوش

جہانمین یون تو جوگی رنگے کہلاے ہی درویش
مگر مغزونکو درویشی کی برلا پاے ہی درویش

وحید عصر ہوتا ہی دوئی کا نام کھوتا ہی
خدا ہی مین خودی کے فنا مل جاے ہی درویش

چڑھاتا ہی نہین سر لاڈلے فرزند کی صورت
ہمیشہ اپنے نفس شوخ کو دھمکاے ہی درویش

حیات جاودانی کسطرح اسکو نہ حاصل ہو
کہ پہلے موت سے آفاق مین مر جاے ہی درویش

ہوا ہی معتقد حسدن سے درویشونکا بختاور
رکھے ہی سر جہان پر کوئی رکھتا پاے ہی درویش

ردیف صاد مہملہ

تو ہی بولا نہین کہین پیارا — مین تو آیا پکار سو سو کوس
دیکے غم مجکو اب رہے ہی الگ — مجھ سے وہ غمگسار سو سو کوس

بے تو بختاور حزین کو نظر
ہی نہ آتا قرار سو سو کوس

مین نہین فرہاد سان پھرتا جبل کے آس پاس — رہتا ہون اُس شکر شیرین کے محل کے آس پاس
یون دل نالان مرا پھرتا ہی گرد روے یار — جسطرح بھونرا پھرے کوئی کول کے آس پاس
پاس مفلس کے نہین آتا ہی کوئی ہمدمو — رہتے ہین مردم سدا اہل دول کے آس پاس
مین ہون اک مدت کا عاشق دور رہتا ہون مگر — اور رہتے ہین ترے عشاق کل کے آس پاس

حاجی سان طوف حرم اُسنے نہ بختاور کیا
قیس پھر لیتا تھا لیلی کے جمل کے آس پاس

ملون اُس یار سے مین کسطرح بس — نہین اِس کام مین ہی کچھ مرا بس
نچھوڑیگا مجھے جبتا وہ قاتل — کمر جسنے رکھی ہی قتل پر کس
تری وہ زلف ناگن خواب مین بھی — مرے دل کو ہمیشہ جاے ہی ڈس
نوکیلا ہی غضب یہ نشتر غم — کہ جسنے جسم کی چھیدی ہی نس نس

چو بختاور کوئی دنیا مین دیکر
نہو گا یار من زنہار بیکس

ردیف شین معجمہ

ہوئی جب سے ضم مجکو ترے دیدار کی خواہش — رہی دین کی ہوس مجکو نہ فانی دار کی خواہش
بھلا کیا آج تک کر تا نہ اِس لاچار کا چارہ — مسیحا گر تجھے کچھ ہوتی اِس بیمار کی خواہش

بختاور اگر سوا رہی تو
رکھ قابو مین اپنے نفس شبدیز

ردیف سین مہملہ

کیا جب سے کنارا ہاے افسوس
نہ آیا وہ دل آرا ہاے افسوس

جدا ہو کر گیا ہی جبسے مجھ سے
ملا نہین پھر وہ پیارا ہاے افسوس

چھپا ایسا کہین شب بھر نہ دیکھا
مجھے وہ ماہ پارا ہاے افسوس

مرا دنیا مین اُس بن دوسرا اور
نہین کوئی سہارا ہاے افسوس

کیا نہین وصل سے خوش اپنے گا ہے
مجھے غم ہی مین مارا ہاے افسوس

کہون تو یار سے سب حال لیکن
نہین کہنے کا یارا ہاے افسوس

ہمیشہ جنگ پر راغب ہی وہ شوخ
نہین کرتا مدارا ہاے افسوس

تری فرقت مین بختاور کا جانان
گیا سکھ چین سارا ہاے افسوس

واسطے تیرے یار سو سو کوس
پھرتا ہون خوار و زار سو سو کوس

صبر و آرام چین بن تیرے
ہو گئے سب فرار سو سو کوس

تیرے گیسو کے خوف سے جانان
ڈر کے بھاگے ہین مار سو سو کوس

جستجو مین تری پھرے ہی روز
عاشق پا فگار سو سو کوس

خار و خس تھا جہان وہان پر اب
کھل گیا لالہ زار سو سو کوس

خار دل مین یہی ہی بھاگتا ہی
مجھ سے وہ گلعذار سو سو کوس

دام کاکل وہ جب بچھائے نہین
چھوڑتا ہی شکار سو سو کوس

ای چرخ کینہ ساز بتا ہی یہ کیا ستم
جو ما ہرو کو میرے ملایا نہین ہنوز

لاکھو نکے تیرے فیض سے مقصد ہوے حصول
مقصد مگر مرا ہی برآیا نہین ہنوز

کتنونکو خم کے خم ہین کیے ساقیا عطا
اور مجکو ایک جام پلایا نہین ہنوز

بختاور آہ کیسے پڑے عکس روے یار
آئینہ صاف اپنا بنایا نہین ہنوز

ملتا نہین گلعذار ہرگز
جاتا نہین دل سے خار ہرگز

ہجران ہی مین ہون تڑپتا دن رات
ملتا نہین وصل یار ہرگز

گر زلف کو چھیڑتا نہ تیری
ہوتی نہ یہ مار مار ہرگز

ہم خاک مین ملگئے پہ تیرے
دل سے نہ گیا غبار ہرگز

امید شجر کا ہمکو یارو
اک بار ملا نہ بار ہرگز

گو چھڑکے ہی آب چشم تر پر
بجھتی نہین دل کی نار ہرگز

بختاور زار کو ترے بن
ممکن نہین ہو قرار ہرگز

ای ساقی گلعذار برخیز
کر جام تہی کو میرے لبریز

خون لاکھون کا ہووے نکلے جدم
وہ چاب کے پان شوخ خونریز

بیمار جن آنکھون کا ہون اُنسے
کہتا ہی طبیب کر تو پرہیز

ہی عشق مرا ترا ازل سے
تو شمس ہی تو مین شمس تبریز

سو رنگ دکھائے ایکدم مین
ہی عشق ترا یہ کوئی رنگریز

مین خاک نشین ہون کیا کرونگا
ای صاحبو لیکے کرسی و میز

بختاور

کھودیے ہوش و حواس و دانش و عقل و شعور

مدت سے کچھ نہین مجھے اُس یار کی خبر
لاتا نہین کوئی مرے دلدار کی خبر

اُس زلف مشکبو کی جو لاتی تو جانتے
لائی صبا تو کیا ہوا تاتار کی خبر

بیہوش وہ لے خبر ہی کئی روز سے پڑا
لے چلد آ کے عیسیٰ تو بیمار کی خبر

بھولا یہ ہوش دیکھ کے اُس بت کو شیخ جی
جامہ کی کچھ خبر ہی نہ دستار کی خبر

دنیا کے کار کی ہو خبر دنیا دار کو
سگ کو ہمیشہ رہتی ہی مردار کی خبر

گیسو کو اُسکے بھول کے بھی ہم نہ چھیڑتے
زہریلا ایسا ہی نہ تھی اِس مار کی خبر

بختاورِ غمین کی خبر یار لے چکا
آزاد کون لے ہی گرفتار کی خبر

دیدار خدا دل ہی مین اے شیخ کیا کر
کعبہ کا سفر سر پہ نہ زنہار لیا کر

یہ خشک ترا زہد ہی کس کام کا زاہد
گہ گہ قدح بادۂ گلرنگ پیا کر

دیکھین تو پڑے کیسے نہ عکس رخِ دلدار
سب زنگ چھڑا کر کے تو درپن سا ہیا کر

تب روشنی ہو تیرے سیہ خانہ کے اندر
یادِ رخ انوار سے روشن تو دیا کر

بختاور اگر عقل ہی کچھ تجکو تو ہر گز
اُس یار سوا دل نہ کسیکو تو دیا کر

ردیف زا مع جمہ

پھرتا ہون اُسکو ڈھونڈھتا پایا نہین ہنوز
نظر و نگے میری سامنے آیا نہین ہنوز

ای باد صبح مجھ سے تو شاید ہی کچھ خفا
خوش خبری اُسکی کو جو سنایا نہین ہنوز

اُس گل کا تجھ سے حال صبا پوچھتا ہون روز
پر تو نے مجکو کچھ بھی بتایا نہین ہنوز

آہ صحرا مین نہین دیوار کوئی کیا کرے
در نہ مر جاتا ترا دیوانہ سر کو پھوڑ کر

کسطرف جاؤن قفس کا ذی چمن کا مین رہا
چھوڑا ہی صیاد نے صحرا مین بازو توڑ کر

تجھپہ ای بختاور اُسکو رحم آہی جائیگا
جب ملے سر پا مین رکھنا ہاتھ دونون جوڑ کر

یون یار گھر سے نکلے ہی زلفین سنوار کر
جیسے کہ ماہ برج سے ہالہ کو مار کر

آتا ہی سیر باغ کو جسدم وہ گلعذار
صدہا گلون کو بلبلین پھینکے ہین وار کر

عرصہ سے جل رہا ہون مین ای شعلہ رو بہر
آب وصال ڈال کے ہجران کی نار کر

اکسیر کی ہوس ہی مہوس تو نفس مار
کیا ہاتھ آئیگا ترے پارہ کو مار کر

مدت سے آرہی ہی خزان میرے باغ مین
ای غیرت بہار تو آ کر بہار کر

گیسو کو چھو لیا جو ترے کیا بگڑ گیا
ہو کر خفا نہ مجھکو بہت مار مار کر

بختاور غریب کو ہی اشتیاق دید
جلوہ دکھا دے دیر نہ اب زینہار کر

ہی نہین اُس یار کا ملنے مین یار و کچھ قصور
دشمنون نے میرے اُسکو کر دیا ہی مجھ سے دور

زیر ہو جاوینگے جب یہ دوستو پانچون عدو
دوست میرا مجھ سے مل جائیگا بس آکر ضرور

کیا کہون سنگ ستم سے دشمنون کے جسقدر
شیشۂ دل دوستو میرا ہوا ہی چور چور

کوئی شیرینی طلب کرتا ہی اور خوشبو کوئی
کوئی خوش آواز کوئی دیکھنے کو روی حور

کوئی صاف و نرم مجھ سے مانگتا ہی پارچہ
یہ اُٹھا رکھا ہی بس ان بدمعاشون نے فقور

ایسے بے صبرے ہین یہ مین دے بھی دیتا مون مگر
صبر انکے پاس آتا ہی نہین رہتا ہی دور

تنگ کر رکھا ہی ان پانچون نے بختاور کو آہ

کرم کرکے بلا لو اپنے کوچہ مین مجھے صاحب
تمھارا ہو کے یون کھاتا پھرون گلیون مین ٹھوکر

ہوا جبسے پریرو عشق تیرا جاگزین دلمین
بنا دیوانہ پھرتا ہون مین عقل و ہوش سب کھوکر

یہی جانے تھے وہ اور ہم رہینگے ایک ہی دم
خبر کیا تھی کہ یون مقسوم دیگا ایک سے دکر

تو کرچاہے عطا مہر اور جور و ستم چاہے
کسے ہی دم زنی کی تاب ہو تیری رضا سو کر

تعجب ہی یہی مجھکو کہ از بس مہربان تھا تو
سبب کیا اب جو کرتا ہی ستم نامہربان ہو کر

شکر لب یار جب آویگا میرے پاس بختاور
تو شربت کی طرح سے مین ہونگا یا قون دھو دھو کر

چشم دل انسان کی ہو جائے وا یار و اگر
پھر جدھر جائے ادھر آئے وہی زیر نظر

دیر و مسجد میکدہ کیا کعبہ و بتخانہ کیا
جسکو دیکھیگا یہی سمجھیگا ہی اسکا ہی گھر

ہی نہین خالی کوئی جا اسکے جلوہ نور سے
جو نظر سے اپنی گذرے ہی وہی ہی سر بسر

مجھ مین اور اس بت مین یون ہی وصل بس اے ہمدم
گل مین بو اور شیر مین نہان ہی روغن جسقدر

ہی وہی مانند گل گلزار مین ہنستا کہین
اور کہین نالان ہی بلبل کی طرح با چشم تر

ہی ہماری ہی نظر پر وہم کا پردہ پڑا
ورنہ کب مستور ہی جانان ہے جلوہ گر

پیش اغیاران نہ راز یار گر کرتا عیان
کیا خطا کی تھی جو یون منصور چڑھتا دار پر

سنکے نالون کو مرے کہسار بھی روتے ہین اب
پر نہ کچھ اس سنگدل کے دل کو ہوتا ہی اثر

ہجر مین تیرے ہی اب رنجور بختاور بہت
لے کرم کرکے مسیحا جلد تو اسکی خبر

گر یون ہی جانا تھا جانان تجکو مکھڑا موڑ کر
کیون کیا تھا دل مرا مائل محبت جوڑ کر

رقص بسمل کا تماشا ایکدم تو دیکھ لے
قاتلا جاتا ہی کیون اسکو تڑپتا چھوڑ کر

خدا کہنا ہی خود مین پاس ہون تیرے رگ جانسے
سفر کعبہ کا سر پھیر تو کیون لے ہی تبا زاہد

رنگا جا رنگ مین رنگین صنم کے اس سے کیا ہووے
جو اپنی ریش کو مہندی مین ہی تو نے رنگا زاہد

جو بختاور عبادت کر بلا خواہش نہین بہتر
جو تو مزدور سان ہی کر کے اجرت مانگتا زاہد

ردیف ذال معجمہ

نہ پہونچا اُس تلک شاید مری تحریر کا کاغذ
جو پاسخ مین نہین آیات بے پیر کا کاغذ

مثل پرانجھ کے چلدون تلک اپنا لچھا کرمین بھی
اگر طلبی مین میری آے رشک ہیر کا کاغذ

تصور کر کے دیوانہ عزیز وشاہ عالم نے
عطا مجھکو کیا ہی دشت کی جاگیر کا کاغذ

سوائے رنج وغم آیا نہین کچھ اور حصہ مین
لکھا جب کاتب نے میری تقدیر کا کاغذ

عجب کیا عفو فرمائے اگر وہ یار بختاور
تو لکھ کر پاس اسکے بھیج تو تقصیر کا کاغذ

بہت دھو دھو اُسے پلوائے تعویذ
اثر سے سارے خالی پائے تعویذ

بہت لکھوا کے ہر کامل سے لایا
نہ لیکن کام کچھ بھی آئے تعویذ

ستارے جون شب تیرہ مین چمکین
سیہ بالو نہین یون چمکائے تعویذ

جلایا غیر کو کب شعلہ رو نے
بہت لکھ لکھ کے ہین جلوائے تعویذ

نہ آتر عشق کا بختاور اجن
عبث یہ لوگ لکھ لکھ لائے تعویذ

ردیف ہاے مہملہ

ہر اک شب کو یہی کہتا ہو نمین ای جان رو رو کر
جگا میرا بھی طالع گاہ پہلو مین مری سو کر

ای غیرت پری مجھے از صبح تا بشام
دیوانہ وار روز پھرانی ہی تیری یاد

بختاور غمین کو ذرا آکے شاد کر
ابتو بہت ہی اُسکو ستاتی ہی تیری یاد

بیوجہ تیرا روٹھنا جانا نہین پسند
شہہ بات بات مین ہی چڑھانا نہین پسند

ہوتا کباب دل ہی میرا رشک سے
غیرونکو مے کا جام پلانا نہین پسند

جاجاکے بزم غیر مین ای شمع رو مرے
پروانہ وار دل کا جلانا نہین پسند

صد جاسے چاک دلکو کیا ہی بعشق زلف
کیا اب بھی تجھکو یار یہ شانا نہین پسند

جائین تو بیٹھ در پہ ترے ای صنم مگر
دربان کا ہمکو ناز اُٹھانا نہین پسند

ہو گی خوشی نصیب نہ کونین مین اُسے
جسکو کہ تیرے غم کا ہی کھانا نہین پسند

بختاور اُسکے کوچہ مین رکھ کر قدم کو پھر
خوف ستم سے پیچھے ہٹانا نہین پسند

ای ساقی آفاق کے اندر دیکھ پھر میخانہ چند
ہوئی نہ سیری پلا بادۂ عشق کے اب پیمانہ چند

قسم خدا کی تیرا ثانی ملا نہ کوئی عالم مین
دور دور جاکے دیکھے سنمے صنم بتخانہ چند

چشم کو میرے دیکھ لگادے ڈھیر موتیونکے تل مین
صدف ناز کرتی ہی کیا پیدا کرکے دُر دانہ چند

وہی رستگاری پائے جو نار عشق سے جلائے دل
اُگین نہین یو دیکھو جاہے بجھتے ہوے تم دانہ چند

بختاور جو اک گھر کھودے عشق مین اُسکے لیے
دیتا ہی وہ یار بنا جنت کے اندر خانہ چند

پھرانے سے ترے تسبیح یون ہوتا ہی کیا زاہد
پھرے دل تیرا دُنیا سے تو پائے کچھ مزا زاہد

ریا سے دل تہی جبتک نہو گا سود کیا بخشے
بچھا کر بیٹھنا مسجد مین تیرا بوریا زاہد

صنم جیسا کہ ہی تیرا دہن سرخ
قسم رب کی کہان لعلِ یمن سرخ

ہوئے گل زرد سب جسدم چمن مین
گیا وہ گل پہن کر پیرہن سرخ

مرا ہون دیکھ اُسکی سرخ پوشش
رنگا نا دوستو میرا کفن سرخ

رچا ہی پان سے تیرا دہن یا
کھلا ہی سرو مین گل جان من سرخ

ملے ہی روز بختاور کر افسوس
نہ اُسکے ہاتھ ہو کیون گلبدن سرخ

زہد پر کیا تو پھولتا ہی شیخ
وہی رندونکا بھی خدا ہی شیخ

دل نہ دنیا سے جب پھرا تیرا
پھیرا تسبیح کو تو کیا ہی شیخ

اُس پری رو کا وصل کب ہو نصیب
تو تو حوروں کا مبتلا ہی شیخ

بے ریا جو ہی روبرو اُسکے
ایک قالین و بوریا ہی شیخ

کام جنت سے کیا ہی بختاور
کوچۂ یار مین بسا ہی شیخ

ردیف دال مہملہ

ای یار مجکو جس گھڑی آتی ہی تیری یاد
تو کیا کیا رنگ آہ دکھاتی ہی تیری یاد

وہ دن گئے کہ رہتی تھی ہر دم ہنسی خوشی
ہر آن مجکو ابتو رولاتی ہی تیری یاد

سو گند سونا ہو گیا ہر شب کو ای صنم
سو یا نصیب جیسے جگاتی ہی تیری یاد

لگتا نہین ہی جی کہین بیٹھون ہون جس جگہ
فوراً وہین سے مجکو اٹھاتی ہی تیری یاد

یہ حال کھانے پینے کا ہی کر یقین تو
کھلواتی غم ہی اشک پلاتی ہی تیری یاد

بستر پہ لیٹتا ہون ترے بن جو رشک گل
تو تن مین میرے خار چبھاتی ہی تیری یاد

شام تک آفت سے وہ محفوظ بختاور رہے
نام لیکر جو اٹھے بستر سے اُسکا وقت صبح

ردیف خاے معجمہ

چھپاتا ہی سدا وہ دلربا رُخ — نہ دکھلاتا ہی گاہے بر ملا رُخ
دکھائی شام اُسنے کھولکر زلف — نظر آئی سحر جسدم کھلا رُخ
کرے رخ پھر نہ بلبل سوے گلزار — جو دیکھے میرے گل رُخسار کا رُخ
برنگ آئنہ رہتا ہون حیران — نظر جب سے پڑا ہی وہ صفا رُخ
کہان دیکھون مین اُس رشک قمر کو — کیا پوشیدہ جسنے بے گھٹا رُخ
پھری مجھ سے نہین گر میری قسمت — تو ای محبوب کیون تیرا پھرا رُخ
خطا ایسی ہوئی کیا مجھ سے سرزد — جو پھیرا یار نے ہوکر خفا رُخ
چکورین پھر نہ دیکھین سوے مہتاب — دکھادے گر تو اپنا مہ لقا رُخ

پڑیگا چین بختاور کو کب یار
نہ جبتک دیکھ لیوے گا ترا رُخ

ظلم پر ظلم مت سدا کر شوخ — بن نہ ایسا بہت ستمگر شوخ
دل نہ دیتے تجھے کبھی اپنا — جانتے گر کہ ہی سراسر شوخ
منع کرتا ہون جس سے ملنے کو — اُس سے ہی ملتا ہی تو جا کر شوخ
قتل کرنے کو بھگتا ہون کے — باندھے پھرتا ہی کیون تو خنجر شوخ

آتوا ک روز نزد بختاور
تا کرے جان نثار تجھ پر شوخ

ہے اسقدر بہار تری انجمن کے بیچ
فصل بہار آتی ہی جیسے چمن کے بیچ

گل گال چشم نرگس و سنبل ہین تیرے بال
قدرت کا اک چمن ہی کھلا تیرے تن کے بیچ

دیکھے ہین بانکے ترچھے بہت سے صنم مگر
انداز اور ہی ہی ترے بانکپن کے بیچ

ای یار جیسے سرخ ہین لب تیرے ایسا سرخ
ہو دیگا کوئی لعل نہ ملک یمن کے بیچ

یون شعلہ رو کے عشق مین جلتا ہون شمع کی
پروانہ جسطرح سے جلے ہی لگن کے بیچ

ای مہ شب جدائی مین تیرون سے آہ کے
سوراخ لاکھون کر دیے چرخ کہن کے بیچ

دل بہلنے کیواسطے بختاور اہی شغل
کچھ اور فائدہ نہین شعر و سخن کے بیچ

دنیا کا ہی رات دن لگا سوچ
عقبیٰ کا نہین ہی کچھ ذرا سوچ

سب عمر گئی یہ سوچ ہی مین
اِک لحظہ نہ دل سے پر گیا سوچ

باہم ہین ملے ہوئے گل و خار
گر عقل ہی تو بھلا بُرا سوچ

کر پہلے ہی کام سوچ کر کے
کچھ دیگا نہ پیچھے فائدا سوچ

بختاور اگر ہی عقل تجھکو
ہر کار کی خوب ابتدا سوچ

ردیف حاے مہملہ

خواب سے مین جبکہ ہون بیدار ہوتا وقت صبح
یاد آتا ہی وہی خورشید سیما وقت صبح

راہ سے مسجد کی زاہد اور برہمن دیر کی
مین تو لیتا ہون اُسی کے گھر کا راستا وقت صبح

لوگ کچھ کچھ شی خریدین ہین مگر مین تو سدا
مول لیتا ہون اُسی کا کل کا سودا وقت صبح

رات دن جو ہجر مین گذری ہین مجھ پر سختیان
آگے اُس بت کے کہون ہون حال سارا وقت صبح

رلاتو سرو قد تو چشم سے اشک — نہین بہتا ہی مثل آبجو آج
ہزار دون چاک دل مین تھے ولیکن — سراسر ہوگئے سارے رفو آج

جو گذرے صدمے بختاور کے دل پر
کہیگا سب وہ تیرے روبرو آج

گدا مین اور تو ہی صاحب تاج — کرم کا تیرے ہون ہر وقت محتاج
دکھا اگر رخ پر نور اپنا — کہ ہووے رفع یہ میری شب دراج
بنا ابرو کمان تیر مژہ کا — تیری مدت سے دل اپنا ہی آماج
گدا تیرے نہین کچھ شاہ سے کم — کہ ہین ہمراہ رنج و غم کی افواج
بلائے بام پر اپنے اگر تو — تو یہ سمجھون ہوئی مجھکو بھی معراج
نکرا ی ترک غارت گر ہمارا — دیا رد دل خفا ہوکر کے تاراج

دل بختاور اُس کا کل کے اندر
پھنسا ہی جسطرح پھندے مین دراج

ردیف جیم فارسی

پھرتے تھے جسکو ڈھونڈھتے سارے جہانکے بیچ — جانان وہ ہمکو ملگیا اپنی ہی جان کے بیچ
اُس بے نشان کا جیسا نہ ملتا تھا کچھ نشان — ویسا ہی اب ملا ہی نشان ہر نشان کے بیچ
خالی نہین ہی کوئی بھی جلوے سے اُسکے کس — روشن چراغ سان ہی وہ ہر اک مکان کے بیچ
دیکھو تو غور کرکے ذرا بلبلو وہی — گل کی روش سے پھولا ہی ہر بوستان کے بیچ

بختاور اُسکا وصف کرے جو بیان کوئی
طاقت نہین ہی ایسی کسیکی زبان کے بیچ

کرتا ہون سیکڑون ہی مین تدبیر الغیاث
لیکن نہ سیدھی ہوتی ہی تقدیر الغیاث

اک عمر گذری مانگتے رب سے دعا مگر
ملتا نہین ہی وہ بت بے پیر الغیاث

کرتا بہت ہون زور مگر جب ہی دار کی
پاسے نہین نکلتی ہی زنجیر الغیاث

یون دے ہی زخم سیکڑون قاتل مگر کبھی
گردن پہ پھیرتا نہین شمشیر الغیاث

نالہ سے میرے سنگ بھی بہتے ہین ہوکے آب
اُس بت کو ہوتی پر نہین تاثیر الغیاث

سنتا نہین ہی کہنا مین کہتا ہون خاک ہو
اور دل تلاش کرتا ہی اکسیر الغیاث

بختاور اُسنے ایک کا لکھا نہین جواب
نامے کیے ہین سیکڑون تحریر الغیاث

ردیف جیم عربی

ہو نہین سکتا کسی سے یار واب میرا علاج
کیونکہ حکما کرچکے ہین آکے سب میرا علاج

ہی مجھے وہ عارضہ جو تھا ہوا فرہاد کو
بے بت شیرین ادا کے ہووے کب میرا علاج

کردیا ہی ہجر نے جسکے مجھے ایسا مریض
ہی اُسی کی دید اور وصلت کی شب میرا علاج

بے ملے اُس یار کے جاتا ہی یہ آزار کب
آئیگا جسوقت وہ ہوویگا تب میرا علاج

ہی بہت رنجور بختاور بتون کے رنج مین
کر کرم کرکے تواب ای میرے رب میرا علاج

ملا اگر جو مجھ سے یار تو آج
بر آئی دل کی ساری آرزو آج

نکل آیا ہی گردش سے ستارا
ترے ملنے سے میرا ماہرو آج

ہوئین بدبو یہ سب خوشبو جہان کی
تری زلفون کی سونگھی ہی جو بو آج

بسا آنکھو مین ہی جلوہ جو تیرا
نظر آتا ہی تو ہی چار سو آج

خفا ہو کے ای فتنہ خو تو قیامت — دکھامت دکھامت دکھامت دکھامت
بڑھا کر کے الفت تو یک لخت پھرائے — گھٹامت گھٹامت گھٹامت گھٹامت
لگا کر کے نا جد جدائی مرا دل — جلامت جلامت جلامت جلامت
میرا ہوگا خون غیر کو پان بنا کر — کھلامت کھلامت کھلامت کھلامت

یہ بختاور از بس ہی آزردہ خاطر
ستامت ستامت ستامت ستامت

یون رکھتے ہین ہم کو چہ دلدار سے الفت — بلبل کے تئین جیسے ہو گلزار سے الفت
کعبہ سے تا لف رہے ای شیخ تجھی کو — ہم رند کہین خانۂ خمار سے الفت
سینہ کو محبت ہی اگر تیرون سے تیرے — تو یار گلو کو بھی ہی تلوار سے الفت
رہتے ہین در یار پہ جون کوہ کن و قیس — ہم رکھتے نہین ہین بر و کہسار سے الفت

بختاور اگر چاہے ہی بچنا تو جلن سے
تو کر نہ کسی شعلۂ رخسار سے الفت

ردیف ثانی مثلثہ

پاس کبھی نہین آتے ہو تم ہمارے جا کیا باعث — روز روز کرتے رہتے ہو حیلہ بہانا کیا باعث
فرقت مین تیری ای یار مرا دل چاک ہوا ہی صد جا سے — زلف مین کیون نہین لٹکاتے اب بنا کے شانا کیا باعث
اور دنکے تو قصے کہانی سنتے ہو تم روز و شب — میرا اک لحظہ بھی کبھی نہین سنتے فسانا کیا باعث
لیتے ہین اغیار تمھارے میخانہ سے خم کے خم — مجھے ایک بھی کبھی نہین ملتا پیمانا کیا باعث

دیکھتے ہین ہم غیرون کو رکھتے ہو ہمیشہ خوش خرم
خوش آیا ہی بختاور کا تمھین ستانا کیا باعث

پہلے تو ہی سرور پیچھے خمار — پاس اس میکدہ کے جایئے مت
جو کہ ہی یار طالب دیدار — اُس سے برقع مین منھ چھپایئے مت
کوچہ عشق مین قدم رکھ کر — پیچھے گر مرد ہی ہٹایئے مت

تیرا عاشق صنم ہی بختاور
اتنا بہر خدا ستایئے مت

آتی ہی سدا یاد تیری یار محبت — مین بھولتا اِک دم نہین زنہار محبت
باعث ہی یہ کیا مجھپہ تو یون جور و ستم ہی — اور غیر و نسے رہتا ہی سدا پیار محبت
ہونا تھا اگر مجھ سے جدا تجھکو ستمگر — تو کی تھی یہ کیون پہلے بس عیار محبت
یون رشتہ تسبیح کو توڑوا کے صنم کے — کیا جانے تھے پنہائیگی زنار محبت
لے کر کے لیا پھیر ہری سمت سے منھ کو — دل لینے ہی تک تھی تری دلدار محبت
نادان لگا لیتے ہین دل ای بتو تمسے — خالق کی قسم کب کرے ہشیار محبت

بختاور اگر عقل ہی خوبان کو ندے دل
غم دیتے ہین پھر کر کے یہ دن چار محبت

تمنا دید کی رکھتا ہون مت مجھ سے چھپا صورت — صنم بہر خدا اگر ذرا اپنی دکھا صورت
ترے یہ مرض ہوتا ہی جب دم دم تو پھر بتلا — مسیحا ہی ترے بیمار کے بچنے کی کیا صورت
ارے یار و مین مرتا ہون بڑا احسان ہوویگا — کھو اُس یار سے آکر دکھا جائے ذرا صورت
چکورون نے ہین لین پھیر آنکھین چاند کی سے — نظر جو بام پر شب آئی تیری مہ لقا صورت

تڑپتا ہجر مین اسکی ہی اِک عرصہ سے بختاور
کوئی ایسا نہین دے وصل ہونے کی بتا صورت

اے بُت قسم خدا کی کہ جیسا ترا ہی روپ
ایسا کسی پری کا ہی نے حور کا ہی روپ

شمس و قمر جہان مین ہین مشہور روپ ونت
تیرا ہزارون حصہ پہ اُنسے سوا ہی روپ

دنیا کے روپ والونسے مطلق غرض نہین
نظر و نمین میری تیرا ہی پیارے بسا ہی روپ

بدلے ہی لاکھون روپ تو بہروپیے کی شکل
ہر اِک کو دھوکا دیتا یہ تیرا سدا ہی روپ

بختاور نحیف کو دکھلا دے ایک روز
جیسا کتاب قدس مین تیرا لکھا ہی روپ

ردیف تاے مثناۃ فوقانی

اے یار تیری چاہ مین جاگا تمام رات
آیا نہ تو ہی واہ مین جاگا تمام رات

وا انتظار مین ترے آنکھین رہین مگر
آیا نہ تو نگاہ مین جاگا تمام رات

باعث ہی کیا جو یار تو آیا نہین اِدھر
تک تک کے تیری راہ مین جاگا تمام رات

مانند میرے بخت کے سویا تو چین سے
یون ہووے کب نباہ مین جاگا تمام رات

آیا نہ تا سحر تو ترے انتظار مین
کیا ہی مرا گناہ مین جاگا تمام رات

سینے پہ میرے سانپ سے لوٹا کیے ہین یار
کرکا کل سیاہ مین جاگا تمام رات

بختاور آنکھ جھپکی نہ تارونکی شکل سے
بس انتظار ماہ مین جاگا تمام رات

دل کسی بت سے تو لگایا تیے مت
سر پہ کوہ گران اُٹھایئے مت

دل ہی خانہ خدا کا اِس مین تو
بس بتون کے تئین بسایئے مت

پیچھے لیٹیگی اِک بلا کالی
دام کاکل مین دل پھنسایئے مت

شہد دنیا مین پھنسکے شکل مگس
منفعت مین جان کو گنوایئے مت

عشق شعلہ رخونکا کر کے تو
دل کو پروانہ سان جلایئے مت

شیرینی وصل یار کی اغیار چکھتے ہین | ہمکو سدا کھلاتا ہی ہجر انکا سم نصیب
مانند نقش پا ہون سر راہ منتظر | کب ہونگے جانے دیکھئے تیرے ورد م نصیب

ای نجم چرخ حسن تو چمکا دے کرکے مہر
بختاور غریب کا بھی ایکدم نصیب

چھکے ہی کیا تو بر سر گلزار عندلیب | صیاد ہی کھڑا پس دیوار عندلیب
ای رشک گل جو کوچہ ترا دیکھ لے کبھی | پھٹکے نہ سمت باغ سے زنہار عندلیب
جون برہمن گلو مین رگ گل کا ڈال لے | اُس بت کو دیکھ لیوے تو زنار عندلیب
جیسا کہ فصل گل مین تو بیٹھے ہی پھول پھول | ویسا ہی تجھکو دیگی خزان خار عندلیب

اُسکا چمن ہی اور نہ وہ تیری طرح رہے
بختاور اس چمن سے سروکار عندلیب

ردیف ہائے فارسی

کیا سبب ہی یار جو منھ پھیر کر جاتے ہین آپ | کچھ ہوئی تقصیر یا یہ ناز دکھلاتے ہین آپ
بیٹھے رہتے ہین تمھارے منتظر یون ہی مدام | جسطرح بیٹھا ہین اسوقت یان پاتے ہین آپ
جو بت ترسا ہی اُسکو ترس رب ہوتا نہین | کیا تعجب ہی جو اس صورت سے ترساتے ہین آپ
ہی چھپا کر منھ نہین جانا مناسب دور دور | پاس اس عاشق مہزین کے کیون نہین آتے ہین آپ
لیکے دل ای بحر خوبی بیدل مضطر کو بس | کیون بہ رنگ ماہی بے آب تڑپاتے ہین آپ
اپنے مشتاقون سے پردہ ہی نہین زیبا صنم | کھولو منھ بہر خدا کیون ایسے شرماتے ہین آپ

بدگمان ایسے ہوئے جادو کا بیڑا جان کر
دست بختاور سے پان تک بھی نہین کھاتے ہین آپ

رہتا ہی روز روز پہر دنا تمام شب

یون دل کو میرے رہتی ہی اُس یار کی طلب
خادم کو جسطرح سے ہو سردار کی طلب

مانند باز غیر کی جانب سے چشم وہ
سی لے ہو جسکو یار کے دیدار کی طلب

جب سے پسند آیا ہی یہ کار عشق کا
رکھتا نہین ہون اور کسی کار کی طلب

اُس زلف کا ہی یون دلِ پُر داغ کو خیال
طاؤس جسطرح سے رکھے مار کی طلب

کوچہ ترا خوش آیا ہی اے رشک گل ہمین
مانند بلبلان نہین گلزار کی طلب

زینہ یہی ہی بام پہ اُسکے وہ جائیگا
منصور سان ہو جسکے تئین دار کی طلب

جسدن سے بو گیسوے جانان خوش آئی ہی
مطلق نہین ہی نافۂ تاتار کی طلب

اسلام و کفر کے ہو نہین آزاد قید سے
تسبیح کی مجھے ہی نہ زنّار کی طلب

بختاورِ مریض کے گاہے تو پاس آ
عیسی یہی ہی بس ترے بیمار کی طلب

پیدا کیا خدا نے ہمین ایسا کم نصیب
ملتا ہمین کبھی نہین گو پاس ہی حبیب

دیکھو ہماری عقل کہ جاتے ہین دور دور
ہم اُسکو ڈھونڈھنے کے لیئے اور وہ ہی قریب

بے خار گل نہ گلشن ہستی مین ہی کوئی
کیونکر نہ تیرے پاس ہین اے صنم رقیب

جو عارضے کا میرے کرے آنکر علاج
ملتا نہین ہی ایسا مجھے بس کوئی طبیب

مہجور اپنے یار و نسب ہی اور وطن سے دور
مدت سے یون ہی پھرتا ہی بختاور غریب

اپنا سا دیکھا ہمنے نہین کوئی کم نصیب
لیکر کے آئے خوب ہی دنیا مین ہم نصیب

گر چھیڑتے نہ زلف کو تیری قسم خدا
کیون ہوتے اے صنم یہ ہمین پیچ و خم نصیب

آنکھوںسے سینچتا ہون مین اپنی مدام پر — نخل مراد لاتا نہین بار کیا سبب
خورشید رخ کو اپنے دکھا کر کے رفع یار — کرتا نہین یہ غم کی شب تار کیا سبب

مرتا ہی انتظار مین بختاور غمین
دیتا نہین تو آکے جو دیدار کیا سبب

پھر رہے ہو جدھر تدھر صاحب — کیون نہین آتے ہو ادھر صاحب
آیئے بیٹھیے کرم کیجے — یہ تو ہی آپ کا ہی گھر صاحب
جایئے ٹھہر کر گھڑی دو چار — جانا منظور ہی اگر صاحب
لاؤ تشریف یا نپہ بے دہشت — کچھ کسیکا نہین ہی ڈر صاحب
گر سنوگے کھڑے کھڑے کچھ حال — دلپہ ہوویگا کیا اثر صاحب
بیٹھ جاؤگے تو کرونگا عیان — راز دل تمسے سر بسر صاحب
ہی یہ مطلب کہ بے مہربانی — آپکی ہون مین بے قدر صاحب
مین تو طالب ہون اور تم مطلوب — ہی نہین مطلب دگر صاحب

تم ہو راضی تو پاے بختاور
نخل امید سے ثمر صاحب

جس ماہرو کے ساتھ تھا سوتا تمام شب — دیدار اُسکا اب نہین ہوتا تمام شب
بستر پہ پڑکے شام سے منھ کو لپیٹ کر — صبح تلک ہون ہو نہین روتا تمام شب
دکھلائی خواب مین بھی نہین دیتا وہ کبھی — جان اپنی جسکے غم مین ہون کھوتا تمام شب
کر کر کے یاد باتونکو اُس بحر حسن کی — دلکو ہون بحر غم مین ڈبوتا تمام شب

بختاور اُسکے وصف کے گوہر پسلک نظم

ردیف بائے موحدہ

ای یار ایک بار تو آہو کے خندہ لب
ہین انتظار پار ترے انجمن مین سب

غنچہ کی شکل غنچۂ دل سب کے بند ہین
گلرو کھلینگے گل کی طرح آئیگا تو جب

ہے رونق اسقدر ہی ترے بن یہ بزم یار
جیسے کہ روز مہر بدون ماہ بین ہو شب

سامان ہر طرح کا ہی موجود گو یہان
مشتاق پر جو تیرے ہین بھاتا ہی انکو کب

نازو ادا سے جبکہ تو جلوہ دیکھائیگا
بختاور اپنی جان کو قربان کریگا تب

نبض سے میرا مرض کب پائیگا تو ای طبیب
اور بلا تشخیص کیا بتلائیگا تو ای طبیب

ہین تو اچھا ہو چکا لیکن جو مجھ تک آئیگا
ہی یقین بیمار ہو کر جائیگا تو ای طبیب

عارضہ مجھکو نہین خلطی کوئی جسکا علاج
کر کے کوشش کر نا بس ٹھہر اسکیگا تو ای طبیب

مین مریض عشق ہون ہی درد میرا لادوا
اسکی دارو بس کہان سے لائیگا تو ای طبیب

مین کوئی دم کا ہون مہمان ہاتھ مجھ پر ڈال کر
ورنہ ململ ہاتھ پھر سختیا ئیگا تو ای طبیب

چپکے چپکے چلدے یا نسے ہی اسی مین بہتری
ورنہ بدنامی اٹھا کر جائیگا تو ای طبیب

آہ بختاور یہ جسکی چشم کا بیمار ہی
اچھا ہو ویگا جو اسکو لائیگا تو ای طبیب

ای یار ہو رہا ہی تو بیزار کیا سبب
کچھ مجھ سے پھر رہا ہی جو رخسار کیا سبب

کھلتا نہین ہی راز تری برہمی کا یار
لی ہی جو آج ہاتھ مین تلوار کیا سبب

ساغر پلا کے غیر کو آتش سے رشک کی
کرتا ہی دل کباب تو ہر بار کیا سبب

مرتا ہون تیری چاہ مین ای بحر حسن مین
پر تو کنارہ کرتا ہی عیار کیا سبب

لاکھونکا خون ہوگیا اکدم مین آپ نے | لاکھا لبونپہ یانکا جماکر کے کیا لیا

بختاور اُس مشاطہ کو گر نہ پہونچی بو
مانند عود دل کو جلا کر کے کیا لیا

رہتی ہی ہر وقت ہر گھڑی بس خیال ای خوش خصال تیرا
نہ دور ہوتا ہی ایکدم کو بھی دل سے رنج و ملال تیرا
کہان یگانہ کہان بیگانہ کسی کی مجھکو خبر نہین ہی
بھلایا سبکو اگر ہی دل مین تو یار ہی بس خیال تیرا
مگر نہ جانے یہ کس سبب سے پڑی ہی قسمت مین آخرابی
خراب و خستہ پھرون ہون ہر جا نہ دیکھتا ہی جمال تیرا
سمجھ کے شمشاد طوبیٰ قمری نشیمن اُسپر بنا تا یہ دل
نظر اگر اس چمن کے اندر قد آتا ای نونہال تیرا
تڑپتا بختاور اسطرح ہی کہ جیسے بے آب ہووے ماہی
قرار اُس بیقرار کو ہو نصیب ہو گر وصال تیرا

جاکر کے بلبلونسے چمن مین صبا ذرا | کہدے نہ اِن گلونمین ہی بوے وفا ذرا
ای یار تو نقاب کو رُخ سے اُٹھا ذرا | طالب ہون تیری دید کا صورت دکھا ذرا
نسبت مری رقیب نے جاکر کے تیرے پاس | کیا کیا کہا ہی یار مجھے تو سُنا ذرا
کوچہ پسند جیسے ہوا تیرا رشک حور | باغ جنانکی ہی نہین مجھکو ہوا ذرا
دکھلادے اپنا دید یہ بختاور حزین
مدت سے قید غم مین پھنسا ہی چھڑا ذرا

بھول جو بلبل رہی ہین گلشن فانی پہ یار
گل میسر ہو نہ اُنکو دائمی گلزار کا

خلق کی جانب سے ہی پھیر لے چشم اپنی اے عزیز
شوق ہی تجھکو اگر اُس یار کے دیدار کا

نفس کو مارے اگر تو صبر کی دولت ملے
گنج آئے ہاتھ سر کو لے جو تو اس مار کا

رو شریعت خط طریقت کی حقیقت دل مین رکھ
چشم بینا کر کے جلوہ دیکھ اُس انوار کا

اُٹھ گئے دنیا سے قیس و کوہکن بختاور اب
رنگ ہی بیرنگ از بس دشت اور کہسار کا

شکر خدا کہ پھر ہوا آنا بسنت کا
مشتاق سال سے تھا زمانا بسنت کا

پوشاک زرد پہنے ہین محبوب سرخ رنگ
بھاتا ہی سب کے دل کو یہ زمانا بسنت کا

انعام لینے جاتی ہین بن ٹھن طوائفین
کیا خوب ہاتھ آیا بہانا بسنت کا

گل سرخ چھوڑ بیٹھ کے گیندے کی شاخ پر
گاتی ہی عندلیب ترانا بسنت کا

بیٹھا ہی جسکے بر مین نگار بسنتی پوش
خوش اُسکے دل کو لگتا ہی گانا بسنت کا

اور جسکا یار روٹھا ہی اُس زرد رو کو سب
آتا ہی خوش عزیز منانا بسنت کا

بختاور آج گھر ہی چھنگی کہین ضرور
جو تمنے ہی یہ دودھیا چھانا بسنت کا

دل کو بتونسے ہمنے لگا کر کے کیا لیا
بیت الحرم کو دیر بنا کر کے کیا لیا

خون میرا تو نے یار بہا کر کے کیا لیا
تیغ جفا کو مجھپہ چلا کر کے کیا لیا

لپٹائی اپنے پیچھے ہی ناحق سیہ بلا
دل کاکل صنم مین پھنسا کر کے کیا لیا

اُس گلبدن نے کر کے مجھے قتل بیگناہ
لاشہ کو خار و خس مین دبا کر کے کیا لیا

مرہم عطا کیا نہین اُس چارہ ساز نے
یہ دل فگار ہمنے دکھا کر کے کیا لیا

صنم شعلہ رو پاس رہتا ہی جسکے
نہ پاس اُسکے زنہار آتا ہی جاڑا

شب ہجر مین آہ اُس سرو قد بن
مجھے بید سان کپ کپاتا ہی جاڑا

مین سوتا ہون جب بستر گرم پر تو
دلا یاد اُسکی جگاتا ہی جاڑا

نہین گرم جسکی بغل یار سے ہی
اُسے رات بھر ہی ستاتا ہی جاڑا

نہین پاس وہ گل تو مانند شبنم
ہمین رات بھر بس رولاتا ہی جاڑا

تو رکھ صبر بختاور آئیگا جاڑی
تیری بر مین وہ جس سے جاتا ہی جاڑا

تھا جب کہ یار پاس تو ہر دم وصال تھا
نظارۂ جمال تھا دل خوش کمال تھا

اک دم جدا نہوتا تھا وہ یار مہربان
ہوتا ذرا نہ ہجر کا رنج و ملال تھا

تھا وصل اُسمین مجھ مین کہ جیسے حنا مین رنگ
یا جیسے بو ہو گل مین اسی طور حال تھا

آزاد تھا علائق دنیا سے دوستو
چھ دل مین تھا تو ایک اُسی کا خیال تھا

تابان ہمیشہ رہتا تھا خورشید کی طرح
ہمشکل ماہ ہوتا نہ بدر و ہلال تھا

پر زور کیا نصیب نے مجھکو جدا کیا
جس یار سے جدا مجھے ہونا محال تھا

آزاد کیسے رہتا مین عشقا کی شکل سے
مقسوم مین یہ دیکھنا دنیا کا جال تھا

اب تو سوائے رنج نہ اس غمکدہ مین ہی
وہ دن گئے خوشی سے جو مین بالامال تھا

بختاور اب ہو دیکھیے پھر اُسکا وصل کب
جو پاس پہلے دلبر فرخ خصال تھا

ہی اگر طالب عزیز اتو کسی دلدار کا
تو مجازی چھوڑ ہو عاشق حقیقی یار کا

ہی نہین بہتر مجازی پر حقیقی بھولنا
بھولکر اُسکو نہین رہتا ہی انسان کار کا

شاید ابھی تک عشق تیرے مین بختاور کچھ خامی ہی
اسی سبب سے نہین حاصل دلکا تیرے مدعا ہوا

لے تڑپ کر کے ترا ہو گیا بسمل ٹھنڈا
ابتو دل چاہیے ہونا ترا قاتل ٹھنڈا

گرم ہو ہو کے لگائے جاؤن ہی ہاتھ پہ ہاتھ
ہو نہ جبتک کہ ترا صید یہ کامل ٹھنڈا

علم کے آب ہی سے نار ہوا بجھتی ہی
کبھی ہوتے نہین دیکھا دل جاہل ٹھنڈا

مبتلا اپنے کو ہر وقت جلاتا ہی رہا
بس کیا تو نے نہ اکدم دل مائل ٹھنڈا

آتش ہجر مین تیرے مین سدا جلتا ہون
وصل کے آب سے کر حور شمائل ٹھنڈا

نار محرومی سے جلتا ہون مین ہی ورنہ ترے
در سے ہو کر کے ہر اک جائے ہی سائل ٹھنڈا

قیس کی شکل سے جلتا ہی سدا بختاور
ہو تو ہو دیکھ کے لیلی ترا محمل ٹھنڈا

پھر گیا کیا یار ہمسے ملک سارا پھر گیا
گردش گردون سے قسمت کا ستارا پھر گیا

غرق دریاے الم مین رات دن رہتا ہون مین
بحر خوبی کر کے وہ جب سے کنارا پھر گیا

بس یہی کہتا ہون رو رو اس سے اے میرے شقی
کیا خطا مجھ سے ہوئی جو دل تمھارا پھر گیا

یہ بھی کچھ انصاف ہی لیکر کے دل دم سے مرا
جو تو ایسا اکدم مین ہی دل آرا پھر گیا

گر نہین بھوٹا مرا مقسوم تو اے ہمدمو
کیا سبب جو پاس آکر کے وہ پیارا پھر گیا

ہجر مین اک شوخ ظالم کے الم کا دستو
صورت جمشید میرے سر پہ آرا پھر گیا

یہ حقیقی عشق خوش بختاور آیا جسے ہی
تب سے دل عشق مجازی سے ہمارا پھر گیا

جو ہو یار بر مین تو بھاتا ہی جاڑا
جدائی مین کسکو خوش آتا ہی جاڑا

ہوگیا جب سے جدا مجھ سے مرا ابرو کمان
دل مرا بس ناوک غم کا نشانا ہوگیا

یا تو رہتا تھا وہ پیارا پاس میرے رات دن
یا مجھے دشوار اب دیدار پانا ہوگیا

ڈھونڈھتا پھرتا ہون ہر سو پر پتا ملتا نہین
تھا یگانہ یار لیکن اب بیگانا ہوگیا

رات دن روتا ہون اُسکے ہجر مین اے ہمدمو
خوب ہی آنسو بہانے کا بہانا ہوگیا

جب سے اُس شکر قمر کی زلف مین اُلجھا ہی دل
صد جگہ سے چاک بس مانند شانا ہوگیا

کرکے عشق اُس کاکل مشکین کا پچھتاتا ہون مین
مشک کے مانند اب مشکل چھپانا ہوگیا

عشق کرکے یار و اُسکے آتشین رخسار کا
رات دن بس ہمکو اب دل کا جلانا ہوگیا

آج کل کا تو نہین رنجور بختاور ہی کچھ
اے مسیحا ہی مرض اُسکا پرانا ہوگیا

ڈھونڈھتے ہو جس یار کو یار وہ بغل مین چھپا ہوا
باطن مین ہی ملا ہر اک سے گو کہ بظاہر جدا ہوا

کوئی نہ شی ہی جہان مین ایسی جسمین وہ معمور نہین
گو دیکھے ہی جدا ولیکن ہے ہی سب سے ملا ہوا

بنکے شرر ہر سنگ کے اندر نہان ہوا وہی شعلہ و
اور عیان دیکھو تو ہی بنکے ثمر شجر مین لگا ہوا

کہین چمن کے بیچ شکل عندلیب نالہ کرتا ہی
کسی جگہ پر خار بنا ہی کہین مثل گل کھلا ہوا

کہین بزم مین ہوا ہی روشن وہ شمع کا فور نمط
کسی جگہ پر لگن مین دیکھا پروانہ سان جلا ہوا

کہین تاک کے اندر وہ بنکر خوشۂ انگور لگا
کہین بنا کھنچکر مے جسنے نوش کیا جسمین نشا ہوا

کہین بندکر کہین مؤنث کہین مخنث بنا ہی وہ
کہین عاشق مجنونکی طرح اور کہین لیلی و لبا ہوا

نہین مے کھائی دینے کا ہی جمال اُس لاثانی کا
رہیگا جبتک آپ تمھارے خودی کا پردہ پڑا ہوا

دوئی کو دل سے دور کرد جو دید صنم کا چاہتے ہو
تنگ ہی کوچہ عشق کا اسمین دو کا گذر کب بھلا ہوا

عاشق صادق بنکر جسنے لگایا اُس سے دل اپنا
فورًا اُسکو دید ملا بس نہین توقف ذرا ہوا

عجب ہی جلوہ صنم نے اپنا جہانمین آکر یہین دکھایا
بنا ہی کعبہ مین پاک مولا تو دیر مین شیو ہی وہ کہایا
وہ آپ بلبل ہی آپ ہی گل وہی صنوبر وہی ہی قمری
وہ آپ ہی سیر کرنے آیا اور آپ ہی ہی چمن کھلایا
ہی آپ روشن ہر ایک شی مین اور آپ نے ہی بنائی ہر شی
غرض کہ روز ازل سے اُسنے ہی نور ہر شی مین یون چھپایا
نہ ایسی شی ہی جہانمین کوئی کہ جسمین جلوہ نہین ہی اُسکا
مگر جسے بختی ہی بصارت نظر اُسیکو ہی جلوہ آیا
کوئی کہے ہی رحیم اُسکو کوئی پکارے ہی رام کہکر
وہی ہی بختاور ایک برحق کسی نے جسکا نہ بھید پایا

ارے یار و بچار و ہی وہ گل رخسار کیا اچھا
کھلایا جسنے ہی قدرت سے یہ گلزار کیا اچھا
نظر آیا ہی جلوہ بلبلو نکو گل مین اُس گل کا
کرین ہین قمریان شمشاد مین دیدار کیا اچھا
کھلے دیکھتے ہین جتنے پھول اس گلزار کے اندر
رہے ہی عندلیبون کا اُنھین سے پیار کیا اچھا
مگر یہ چند روز ہ باغ مین فصل بہاری ہی
چلے باد خزان جسدم تو کھاوین خار کیا اچھا
نہ آسیب خزان آئے نہ وہ زنہار کھلائے
کھلا ہی باغ عالم مین گل بیخار کیا اچھا
اُسی کو دو دل اپنا بلبلو مت اُن گلونکو دو
خوشی اندک کے پیچھے کھاؤ غم بسیار کیا اچھا

فدا ہی بس اُسی گل پر یہ بختاور دل بلبل
دکھاتا ہی جو چھپ چھپ کر سدا دیدار کیا اچھا

اِک پری کے غم مین دل جسکا دوانا ہو گیا
عیش و عشرت بر طرف یہ کوہ اُٹھانا ہو گیا

ارے دل اس جہان فانی سے جب جانا ترا ہوگا
یقین کامل ہی یہ پھر کر نہ یان آنا ترا ہوگا

جہان ہوگا ترا جانا کہون کیا حال مین وانکا
وہان پر بس کوئی اپنا نہ بیگانا ترا ہوگا

بڑی پر خوف وہ جا ہی جسے ہو دیکھکر حیران
نہ اُس جا پر کسی سے یار یارانا ترا ہوگا

نہ راحت ہی وہان ایسی نہ یہ کھانا نہ یہ پینا
جو پینا خون دل ہوگا تو غم کھانا ترا ہوگا

اندھیری کوٹھری ہوگی شب تاریک کی صورت
نہ نور شمع سے روشن وہان خانا ترا ہوگا

نہ یہ آب و ہوا ہوگی نہ یہ گل اور نہ یہ گلشن
وہ ہوگا پر خار صحرا جسمین گھبرانا ترا ہوگا

نہ یہ محفل نہ یہ ساقی نہ یہ مے ہو نہ یہ ساغر
شراب اشک سے پر چشم پیمانا ترا ہوگا

اگر رہبر ہو تو اس رہبر کامل کے بختاور
تو پھر بے شبہہ منزل پر پہونچ جانا ترا ہوگا

پھرون تجھکو ڈھونڈھتا جسکو اے جا بجا دیکھا
ہر ایک شی مین ہی وہ ظاہر اگرچہ ہی چھپا دیکھا

کیا منصور نے تن من فنا تا لاش مین اُسکی
چڑھا جب دار کے اوپر تو جلوہ دلربا دیکھا

خودی جب مٹ گئی بالکل تو آکر جوش کے اندر
انا الحق کہ اُٹھا فوراً کہ مین خود مین خدا دیکھا

تجلی دیکھنے موسی چڑھا کوہ طور پر جسدم
ہوئین بند آنکھ رخ جسوقت لبر کا کھلا دیکھا

یہ عالم ہوگیا اُسدم اِدھر موسی کو غش آیا
اُدھر کوہ طور آتش نور سے بالکل جلا دیکھا

ہوے ہین اسطرح سے جو فدا دلبر حقیقی پر
مجازی عشق سے منھ انکا دنیا سے پھرا دیکھا

لگا ہی عشق اُس لیلی منش کا جسکو فرزانو
اُسی عاقل کے تئین دیوانہ مجنون سے سوا دیکھا

نہین شکوہ ہی کچھ اُسکا قصور بخت وارون ہی
نہین اب تک جو جلوہ مین نے اپنے یار کا دیکھا

سدا کھاتے ہو غم پیتے ہو خون دل کو بختاور
کہو کچھ عشق اُس محبوب کا کر کے مزا دیکھا

مناسب ہی نہین پھنسنا کسیکی زلف پیچا مین
پھنسوگے جسکی زلفو مین پڑے اسکے گزون پینا

یہ جسکا حق ہی اسکو دو کرو برباد مت ناحق
بتو نہ کر کے دل شیدا پڑے اللہ سے مہینا

اگر ہی عشق کی خواہش تجھے تو عشق کر اسکا
کہ جسکے عشق مین یہ کل جہان آئے نظر ہیچ

نکر ذکر بتان ہرگز ملیگا رنج بختاور
ہی جسکے عشق مین راحت اسی کے نام کو جپنا

جدا ہو یار جانان سے ہوا جیسے یہان آنا
سوائے اشک و غم دیکھا نہین ہی پینا اور کھانا

مہیا عیش تو سارے ہین لیکن کیا کرون انکو
مین عاشق جسکا ہون یارو نہین ہی بس وہی جانا

نہین پڑتا ہی مجکو چین اکدم اس پریرو بن
جب اسکی یاد آتی ہی تو ہو جاتا ہون دیوانا

نہین معلوم ہی وہ شمع رو کس بزم مین یارو
پہونچ بختاور نہ مین اڑکر وہین پر شکل پروانا

کوئی صورت نظر ایسی نہین آتی ہی بختاور
کہ بس جسکے وسیلہ سے صنم کا دید ہو پانا

عاقل اگر ہی عقل کہین ہو نہ مبتلا
ورنہ یہ شعلہ رو تجھے مارین جلا جلا

دلکو پھنسا کے زلف مین لیلی کے دیکھ تو
ناحق ہی اپنے سر پہ لیی قیس نے بلا

رانجھے کو یہ حصول ہوا عشق ہیر مین
بنکر فقیر گھر سے وہ اپنے نکل چلا

شیرین کے غم مین جو ہوا غمگین کوہ کن
خود سر پہ اپنے ہاتھ سے تیشہ لیا چلا

کتنونکا خون بزدلون نے سینہ کیا ہی چاک
کتنون نے اپنے ہاتھ سے کاٹا ہی خود گلا

جس نونہال نے دیا دل آگئی خزان
نخل امل بس اسکا نہ پھولا ہی نہ پھلا

اس دل دہی سے بڑھکے برا ہی نہ کوئی کام
بختاور اسکے گرد نہ پھٹکے بشر بھلا

نہ خوش آتا ہی بختاور کو ہرگز ٹھاٹھ شاہانا

تو عاشقونکی تو ہی رگِ جانسے لگ رہا
اور فاسقونکے قرب سے کوسون الگ رہا

اچھا وہی ہی نقش ہو جس دلپہ نام یار
کچھ قدر اُسکی ہی نہین سادا جو نگ رہا

دشتِ حرم کے اُسکو پسند آئین کب ہرن
بس جسکے دلمین کوے صنم کا ہی سگ رہا

نارِ فراق سے تری ای شعلہ رو یہ دل
عرصہ سے سوختہ کی طرح ہی سلگ رہا

اپنا تو بخت سو یا ہی مُردونسے شرط باندھ
جیتے وہی ہین جنکا نصیبہ ہی جگ رہا

کیا پھولتے ہو فصل بہاری مین تم گلو
کھٹکا خزان کا سر پہ تمھارے ہی لگ رہا

بختاور ان بناؤنکو کرتا نہین پسند
دکھلادے روپ اصلی مجھے کیون ہی ٹھگ رہا

مرا مین ہجر کا مارا نہین جلاد نے مارا
مرون تھا مار سے کسکی صنم کی یاد نے مارا

ہمارا مرغ دل شیدا ہی جسپر ایک عرصہ سے
پھنسا کر دام گیسو مین اُسے صیاد نے مارا

نجانون تھا کہ ماریگا یون ہی ترسا کے وہ ظالم
کہ قمری کے تئین جسطور سے شمشاد نے مارا

غم شیرین نے مارا جسطرح فرہاد کو یارو
مجھے بھی ہی یون ہی اُس شوخ کی بیداد نے مارا

ہوا تھا جس پری کے عشق مین دل میرا دیوانہ
مجھے یارو اُسی ظالم ستم ایجاد نے مارا

مجھے اکدم بھی یہ ظالم نہ ہرگز چین دیتا ہے
کہان جاؤن عزیزو اس دلِ ناشاد نے مارا

لکھی مقسوم ہی مین سیر ورنہ روز بختاور
بہت جنت کی تیاری مین تھا شداد نے مارا

عزیزو مان لو کہنا کسیکو دو نہ دل اپنا
جسے دل دو گے دنیا مین تپ ہجر اُسکی ہی

جو دو گے دل کہین اپنا تو ہو گا رنج مین کھینا
نہو گے ایکدم ٹھنڈے پڑیگا رات دن تپنا

مناسب

پڑھیگا جو کوئی سخن میرا دیوان بختاور
یہ نسخہ ہی ہر گھر آنند ہوگا اُسکو من بھایا

غزلہاے اُردو

لکھون کیا حمد مین اُسکی وہ لاثانی ہی رب میرا
بس اِس میدان مین سب اپ قلم چلتا ہی کب میرا

نہین طاقت زبانکو بھی اگر کرتا ثنا خوانی
کہون کیا وصف کھلتا ہی نہین نہارت میرا

خدایا پاک تو مین خاک تو خورشید مین ذرہ
مین ہون بندہ ترا صاحب تجھے کہتے ہین سب میرا

رہا ہون بھول مین تجکو رجا و بیم مین پھنسکر
مٹے یہ زنگ بالکل صاف آئینہ ہو تب میرا

جہانمین گرچہ روشن ہی ترا جلوہ ہر اک جاپر
مگر آئے نظر اُسدم ہٹے یہ وہم جب میرا

تمنا بس یہی ہی تا رہے باقی جہان فانی
تجھے لیلی کہین سب اور ہر مجنون لقب میرا

خیالِ رخ ہی دن بھر اور ہمہ شب لف کا چرچا
اِسی اشغال مین رہتا ہی بس دل روز و شب میرا

کرم فرماکے صیقل گر نمط اِسکو مجلا کر
گیا ہی اب بہت زنگار مین آئینہ دب میرا

نہ لذت تا کہ وصل یار کی پاؤنگا بختاور
پھر یگا دل بھلا لذات دنیا سے یہ کب میرا

پلا دے ساقیا مجکو مے وحدت کا پیمانا
جسے پیکر بنو نمین صورت منصور مستانا

دوئی کا دور ہو یکسر نشان یکتا نظر آوے
ہٹے پردہ توہم کا تو یہ نادان بنے دانا

تامل کر نہ اب ساقی چھکا دے جام بھر بھر کے
کری منظور مے نوشی ترا دیکھا جو میخانا

مناسب ہی یہی تجھکو کہ دے وہ جام تو مجھکو
قدح جمشید کو لازم ہو جسکو دیکھ شرمانا

عنایت کرکے اے ساقی مجھے مدہوش کر ایسا
کہ پہچانون نہین آفاق مین اپنا و بیگانا

گدا بنکر ترے در پر رہے بس ہی یہی خواہش

سرن جگدیشوری کی نس کپٹ ہو گرہی جنے | اُسی جن کا سدا ہی کاج سرشٹی مین بنانے کا

جو تجھ سے ہو سکین شبہہ کرم سنچے کرے بختاور
بھروسا کیا ہی تن کا بلبلا سا ہی یہ پانی کا

جس جن کو دھیان ہتا ہی نشدن مہیش کا | کنچت نہین ہی بھئے اُسے بھوکے کلیش کا
شنکر کا دھیان کرنے سے دکھ جگ کے نشٹ ہوتے | بنسے ہی تم پر کاش ہو جسدم دنیش کا
جگدیش ایش پاربتی کانت کے سوا | پیارا نہین ہی جگت مین کوئی رمیش کا
تن بھشم گنگ سیس گلے مال مُنڈ کی | پٹ سنگھ چھال بھال اُ جالا دو مہیش کا

بختاور اسکو سپنہ مین بھی دکھ نہو کبھی
جنے لیا سہارا ہی جگ مین برمیش کا

ایر یچنی ہی جگ کے ناتھ پورن برہم کی مایا | تھکے سر منی کا ہو نہ اُسکا پار ہی پایا
وہی برہما وہی بشنو وہی شیو ناتھ کیلاشی | امٹ دھر روپ جنے ہی سکل سنسار بھرمایا
کوئی ایسا تو نہین ایسی کہ جسمین وہ نہین بیاپک | سکل سے ہو رہا نیارا سکل مین روپ درسایا
نہ کچھ آکار ہی اُسکا نہ وہ آتا ہی درشٹی مین | سکل مین ہی وہی بیاپک ہی جو کچھ درشٹ مین آیا
ہی اُسکا دیکھنا درلبھ جو دیکھے سنت جن کوئی | تو دیکھے اپنے ہی گھٹ مین یہی بیدون نے ہی گایا
کہان ایسی میری درشٹی ہی جو اُس روپ کو دیکھون | یہ تو اتنا ہی جانون ہون کہ ہی گھٹ گھٹ وہی چھایا
چنہاری ہی یہی اُسکی جو کوئی پہچنا چاہے | پر گھٹ گھٹ گھٹ مین وہ ہی نہین اُس بن کوئی کایا
جپا کر رات دن مالا اُسی کے نام کی بھائی | جو اتنا بھی نہین ہوتا تو بس جگ مین برتھا جایا
جپا وہ نام جنے چھٹگیا سنسار بندھن سے | بچھ اُس سے رہا جو نر وہی ہی انت پچھتایا
بھئی ہی چاہ اُسکے نام جپنے کی مجھے جب سے | تبھی سے ہی کٹھن کرنا گنونکا اُسکے ٹھہرایا

بدین مراد مرتب کیا کہ یادگار احقر تا قیامت رہے مگر میری اے مین یہ دیوان قابل دید سخنوران نہوگا کیونکہ مجھکو قاعدۂ شعر گوئی سے مطلق خبر نہین لہذا گزارش ہی کہ جس جگہ کوئی نقص واقع پائین چین جبین پر نہ لائین بلکہ جہان تک ممکن ہو سکے عیب پوشی فرمائین

سری گنیش ای نمہ

ردیف الف

غزل بھاشا

کبھی جن بانی اُچارین پرتھم کردھیان گنپت کا
سمجھ کر بُدھ دایک کرتے ہین سنمان گنپت کا

رٹت ہین نام لنمبودر گجانن کا دیوس رجنی
رہے ہی آسرا اُنکے تینُن ہر آن گنپت کا

کدا جیت بچھے نہین ہوتا اُنھین سنسار ساگر سے
بھروسا جن نرونکو ہی چرن جلجان گنپت کا

رہا وہ نرسدا شیو کے ہر کھہ سپنا نہین دیکھا
کیا جسنے نہین آکر جگت مین مان گنپت کا

چڑھے پدہین گرور پر بنے جن مُوک بد بکتا
ملا جنکے تینُن ہی جگت مین بردان گنپت کا

نہ کنچت گیان تھا مجکو ہوا جب جنم سرشٹی مین
دیے اب کھول پٹ گھٹ کے ہوا احسان گنپت کا

سکل گن ہین بھی اُنکی دیا سے ہووے گُن ونتا
کرے سنتت ایک چھن دھیان جن گنمان گنپت کا

سوا اِسکے نہین ابلاکھ مجکو جگت مین دوجی
جیون جبتک رہے میرا ہیا استھان گنپت کا

تھکت بچھے گاتے گاتے سیس بھی جنکے ہین سہس آنن
کہا ایک مکھ سے بختاور کرے گُن گان گنپت کا

کبھی جن کس بکھا نین جش نہ بانی سے بھوانی کا
کہ ہوتا ہی کرپا سے بس اُنھین کی بودھ بانی کا

اچنبھا کیا ہی بس جو رنگ جن انیس بن جاے
کرے جوت نرنتر دھیان انبہ راج رانی کا

بچن سن کرم جو دھا دے وہی پاتا ہی بانچھت پھل
سدا ہو لابھ جگ مین مکھ کبھی دیکھے نہ ہانی کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس حق بیقیاس نیاز آہنگ بندۂ بختاور سنگھ قوم مہاجن ساکن خطۂ دل شاد قصبۂ جلال آباد ضلع مظفر نگر وارد حال دیرہ دون بخدمت بابرکت شاعران نامی و شائقان گرامی بعد بجا آوری آداب نیاز عرض پرداز ہی کہ یہ خاکسار ذرۂ بیمقدار کسیقدر اشتیاق سوانگ و چوبولہ گوئی کا رکھتا ہی قاعدۂ عروض یعنی فن شاعری سے بالکل واقف نہین اور نہ اسقدر علم و عقل ہی مگر جس روز سے کہ جناب اُستاد تھا سنگھ صاحب ساکن شہر کھاتولی نے اِس حقیر پُرتقصیر کو بزمرۂ شاگردان قبول فرما کر دست دعا سر پر رکھا ہی اُس روز سے کسی قدر شعر و غزل بھی کہ لیتا ہی چنانچہ اِسقدر غزلیات مع چند رباعی و مخمسات اور خیالات و چوبولہ ہای کنڈلی وغیرہ حسب تصنیف خود فراہم کر کے بعد ملاحظہ و اصلاح جناب اُستاد صاحب موصوف یہ دیوان گلدستۂ معرفت موسوم بدیوان بختاور

به عون صناع کن فکان و فضل خلاق مین و زمان

دیوان رنگین بیان شامل غزل رباعی مخمس و خیالات مجموعہ دکنی اردو بھاشا مع

دیوان نجبا

از کرشمہ فکر تازہ سخنور اہل جوہر نجبا ورسنگھ صاحب تخلص نجبا در حسب فرمایش بھولو پیاری

مطبع نامی منشی نول کشور مین بہ طبع مزین مطبوعہ ہوا

Demon Bukhlauer

INSTITUTE INDIAN

به عون صناع کن فکان و فضل خلاق زمین زمان

دیوان رنگین بیاشا شامل غزل رباعی مخمس و خیالات و چوبولہ و کنڈلی اردو بھاشا موسوم بہ

دیوان بختاور

از کرشمہ فکر تازہ سخنوران اہل جوہر بختاور سنگھ صاحب بختا و حسب فرمایش ببولو تیواری

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوعہ ہوا

Dīwān-ē- Bakhtāwar.